اکیڈمک سلوشنز اینڈ
اسسمینٹ نیٹ ورک

ASAN BOOKS

Revised Edition For
Academic Year 2027-28

- کیڈٹ کالج حسن ابدال
- کیڈٹ کالج کوہاٹ
- ملٹری کالج جہلم/مری/سوئی
- پی۔اے۔ایف کالج سرگودھا/لوئر ٹوپہ
- گیریژن کیڈٹ کالج کوہاٹ
- کیڈٹ کالج پٹارو/پلندری/بٹراسی
- کیڈٹ کالج کلر کہار/سوات
- واپڈا کیڈٹ کالج تربیلا
- ٹل کیڈٹ کالج کراچی

آسان
کیڈٹ کالجز
داخلہ گائیڈ

مصنف
انجینئر خاور محمود

اسلامیات۔اُردو

CamScanner

آسان

کیڈٹ کالجز داخلہ گائیڈ

- ☆ ملٹری کالج جہلم/مری/سوئی
- ☆ گیریژن کیڈٹ کالج کوہاٹ
- ☆ کیڈٹ کالج کلر کہار/سوات
- ☆ پاکستان سٹیل کیڈٹ کالج کراچی
- ☆ کیڈٹ کالج مری
- ☆ کیڈٹ کالج کوہاٹ
- ☆ پی۔اے۔ایف کالج سرگودھا/لوئرٹوپہ
- ☆ کیڈٹ کالج پٹارو/ پلندری/ پٹراسی
- ☆ واپڈا کیڈٹ کالج تربیلا

مصنف

انجینئر خاور محمود

پرنسپل: فاؤنڈیشن پری کیڈٹ سکول اینڈ اکیڈمی

پبلشر:

ASAN BOOKS

اکیڈمک سلوشنز اینڈ اسسمینٹ نیٹ ورک

اُردو

CamScanner

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	قواعد و انشاء	8	25	کہانی نویسی	110
2	علم ہجا	20	26	خطوط نویسی	123
3	اعراب، ہجوں اور جملوں کی اغلاط	21	27	درخواست نویسی	133
4	فعل اور فعل کی اقسام	26	28	مکالمہ نویسی	135
5	حرف اور حرف کی اقسام	31	29	روداد نویسی	148
6	علم بیان، تشبیہ، استعارہ	34	30	آپ بیتی	154
7	(ا) صنائع بدائع	36	31	تفہیم عبارات	160
	(ب) مرکبات کی اقسام	36	32	مضامین	167
8	فعل اور فاعل میں مطابقت	41		1- محسنِ انسانیت حضرت محمد ﷺ	167
9	چند شعری اصلاحات	43		2- علامہ محمد اقبال	168
10	استعارہ، مجاز مرسل	45		3- میرا محبوب میرا رہنما قائداعظم	169
11	کنایہ	47		4- علم کے فائدے	170
12	تذکیر و تانیث	49		5- وقت کی پابندی	171
13	(ا) متفرق فقرات کی غلطیاں	54		6- عیدالفطر	172
	(ب) روزمرہ اور محاورہ	61		7- عیدالاضحیٰ	173
14	محاورات کا استعمال	63		8- عید میلاد النبی	174
15	روزمرہ کے فقرات کی غلطیاں	73		9- نظم و ضبط	175
16	واحد/جمع	77		10- ہمارا نظام تعلیم	175
17	مترادف الفاظ	86		11- ورزش کے فائدے	176
18	متضاد الفاظ	90		12- صبح کی سیر	177
19	متشابہ الفاظ	94		13- ریلوے سٹیشن کا منظر	177
20	ذومعنی الفاظ	96		14- تندرستی ہزار نعمت ہے	178
21	سابقے	96		15- چاندنی رات کا نظارہ	179
22	لاحقے	98		16- تاریخی مقام کی سیر	180
23	ضرب الامثال	100		17- ماحولیاتی آلودگی	181
24	رموز اوقاف	104		18- چڑیا گھر	182

CamScanner

نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر
	19-پسندیدہ مشاغل	183		38-اطاعتِ والدین	201
	20-ٹیلی ویژن	184		39-تعلیم نسواں	202
	21-انٹرنیٹ	185		40-موسم بہار	203
	22-پاکستان کے موسم	187		41-استاد کا احترام	204
	23-ضرورت ایجاد کی ماں ہے	188		42-یوم آزادی	205
	24-سائنس کے کرشمے	189		43-عیدین	205
	25-محنت کی عظمت	190		44-محنت کی برکتیں	206
	26-میرا وطن......پاکستان	191		45-حبِ وطن	206
	27-لائبریاں اور ان کی اہمیت	192		46-ایک دلچسپ سفر	207
	28- کمپیوٹر	193		47-عیادت مریض	208
	29-وطن کی محبت	194		48-شہید ملت لیاقت علی خان	208
	30-یوم پاکستان	195		49-تمباکو نوشی کے نقصانات	209
	31-دیہاتی زندگی	196		50-میرا بہترین دوست	210
	32-شہری زندگی	197		51- کورونا وائرس	210
	33-صفائی کی اہمیت	198	33	علامہ اقبال کے کلام سے انتخاب اور تشریح	211
	34-مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح	199			
	35- آلودگی کی اقسام	199	34	منتخب اقوالِ زریں اور اشعار	275
			35	درسی کتاب اُردو جماعت ہفتم نظموں کی تشریح اور مشقی سوالات کا حل	286
	36-اسلامی ممالک کی تنظیم	200	36	پاکستانی شعراء کے دس اشعار	347
	37-علم کے فائدے	200	37	معروضی مشقیں	348

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(1) قواعد وانشاء

زبان ایک عطیۂ رب کریم ہے کیوں کہ ہم اس کے ذریعے اپنے دل کی بات دوسرے تک پہنچاتے ہیں۔ فرض کریں آپ کسی سے کوئی بات کہنا چاہتے ہیں، آپ کے ذہن میں اس بات کا خاکہ موجود ہے، ایک خیال بھی آپ کے ذہن کے کسی خانے میں چھپا ہوا ہے۔ اس خاکے یا خیال کو جونہی آپ زبان پر لانے کی کوشش کریں گے اور جس زبان میں (اُردو، انگریزی، فارسی، عربی) میں لانے کی کوشش کریں گے، اس زبان کے قانون، قاعدے، ضابطے اور اصول آپ کی بات کو واضح کرنے کے لیے مددگار ثابت ہوں گے۔ حرف اپنا ہاتھ دوسرے حرف سے ملا کر لفظ بنا دیتا ہے اور لفظ اپنی بانہیں دوسرے الفاظ کی بانہوں میں ڈال کر جملہ بنا ڈالتا ہے۔ اگر ہم اُردو زبان سمجھنا، بولنا اور سیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے بنیادی اصول اور قانون قاعدے سے واقفیت ہونی چاہیے۔ آیئے اردو زبان کے ان قوانین اور ضوابط سے واقف ہونے کی کوشش کریں۔

اُردو قواعد:

اُردو قواعد تین حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

علمِ ہجا	علمِ صرف	علمِ نحو

علمِ ہجا:

اس علم کے تحت سادہ آوازوں کو تحریر میں لانا ہوتا ہے۔ یعنی سادہ آوازوں کا تحریر میں آنا ہی علمِ ہجا ہے۔

علمِ صرف:

صرف کا مطلب تبدیل کرنا، بدل کر رکھ دینا یا اِدھر اُدھر کرنا کے ہیں۔ الفاظ اس علم میں بنیادی کام کرتے ہیں اور یہ علم ہمیں اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ کیسے اور کیوں تبدیلی پیدا ہوئی؟ اس تبدیلی کا مفہوم اور مقصد کیا تھا؟ لفظ کہاں استعمال کیے جائیں؟ یہ علم بولنے والے کو صحیح بولنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ لفظ کا کھیل ہے۔ الفاظ کے مذکر مؤنث، واحد جمع، اسم فعل اور حرف ہونے پر بحث مباحثہ ہوتا ہے۔ غرض الفاظ اور کلمات کے لحاظ سے بحث کرنا علم صرف کہلاتا ہے۔

علمِ نحو:

قواعد کا ایسا حصہ ہے، جس میں مرکب جملوں اور عبارتوں کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ یعنی ہر کلمہ مناسب اور مکمل ترتیب کے ساتھ اپنے مقام پر جگہ پاتا ہے۔

ابجد یا حروفِ تہجی:

ہمارے منہ سے کچھ آوازیں نکلتی ہیں، جن کے لیے خاص علامات منتخب کی گئی ہیں۔ انہی علامات کو ابجد یا حروفِ تہجی کہا جاتا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے اُردو کے حروفِ تہجی سینتیس (۳۷) ہیں۔

ا، ب، پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، د، ڈ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ء، ی، ے۔

لفظ اور اس کی اقسام:

لفظ کا مطلب منہ سے پھینکنا یا نکالنا ہے۔ باتوں کے دوران میں برآمد ہونے والی آوازوں کو لفظ کہا جاتا ہے۔ اگر ہم ان آوازوں کو قلم کے ساتھ لکھیں تو آواز کی جگہ حروف لے جائیں گے اور حروف ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر لفظ کی شکل اختیار کر لیں گے۔

موضوع:

جو لفظ کوئی معنی یا مفہوم دے وہ موضوع کہلاتا ہے۔

مثالیں:

صبح،	شام،	کتاب۔

کلمہ:

اگر بامعنی آوازیں یعنی لفظ موضوع سے واحد معنی سمجھ میں آئیں تو وہ کلمہ کہلاتا ہے۔

مثالیں:

مدرسہ	مسجد	آیا

ہر لفظ کو کلمے کا نام دیا جاتا ہے۔ ہر کلمہ لفظ ہے مگر ہر لفظ کو کلمہ نہیں کہا جا سکتا۔

کلام/جملہ

الفاظ کا ایسا مجموعہ، جس سے بات کا مفہوم مکمل طور پر ذہن میں آجائے، اسے جملہ بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:

نماز وقت پر ادا کرنی چاہیے	سورج چمک رہا ہے
چاند نکل آیا ہے	

مہمل:

بے معنی الفاظ کو مہمل الفاظ کہا جاتا ہے۔ قواعد میں پُر معنی اور پُر مغز الفاظ ہی بحث کا موضوع بنتے ہیں۔ مہمل یا بے معنی لفظوں کا قواعد سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

مثالیں:

روٹی ووٹی، کام وام، خبریں وبریں، چادر وادر۔

بامعنی	بے معنی و مہمل
روٹی	ووٹی

کام	وام
خبریں	وبریں
چادر	وادر

کلمہ اوراس کی اقسام:

کلمہ:

کلمہ سے مراد وہ الفاظ ہیں، جن کا کوئی معنی، مفہوم اور مطلب ہو۔ مثلاً: میز، کرسی، دروازہ۔

اقسام:

کلمہ کی تین اقسام ہیں۔

اسم،	فعل،	حرف

اسم:

کسی جگہ، شے یا شخص کا نام جو کوئی معنی دے وہ اسم کہلاتا ہے۔ اس میں کسی زمانے یا وقت کا ذکر نہیں ہوتا۔ مثلاً: اکرم، سکول، آسمان، شیر۔

یہ الفاظ اپنے معنی خود دے رہے ہیں لیکن ان میں کسی قسم کے وقت اور زمانے کا ذکر نہیں۔

فعل:

اس میں کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے یعنی کسی چیز، شخص یا جانور کے کام کے اظہار کو فعل کہتے ہیں۔ مثلاً: بھاگنا، دوڑنا، پڑھنا، لکھنا، اٹھنا، بیٹھنا وغیرہ۔

حرف:

وہ کلمہ جو اکیلا کچھ معنی نہ دے لیکن یہ دوسرے کلمات کے درمیان پل کا کام دیتا ہے اسم اور فعل کو آپس میں جوڑ دیتا ہے۔

مثلاً: اختر نے حمید کو خط لکھا، اس جملے میں ''نے'' اور ''کو'' ایسے حروف ہیں جو اسم اور فعل کو آپس میں تعلق یا واسطہ پیدا کر رہے ہیں۔

میں گھر سے سکول تک گیا۔ اس جملے میں ''سے'' اور ''تک'' دو حروف ہیں۔

اسم اور اس کی اقسام (بلحاظ بناوٹ):

اسم کی تین اقسام ہیں۔

اسم جامد	اسم مصدر	اسم مشتق

اسم جامد:

یہ اسم نہ کسی کلمہ سے نکلتا ہے اور نہ اس سے کوئی اسم نکلتا ہے۔

مثالیں:

آدمی،	میز،	کرسی،	گاؤں

اسم مصدر:

مصدر کے لغوی معنی ''نکلنے کا مقام'' کے ہیں۔ اسم مصدر خود تو کسی سے نہیں بنتا مگر اس سے بہت سے دیگر کلمے وجود میں آتے ہیں۔ اس کے آخر میں ''نا'' آتا ہے۔ چند ایک ''نا'' آنے کے باوجود اسم مصدر نہیں ہوتے۔

مثالیں:

کھانا، دوڑنا، مارنا۔ جیسے کھاتا ہے، دوڑے گا اور مارا تھا۔ نئے الفاظ بن جاتے ہیں۔

جو ''نا'' آنے کے باوجود اسم مصدر نہیں۔

نانا۔ بانا۔ نانا۔ چونا

اسم مشتق:

اس کا مفہوم برآمد شدہ یا نکلا ہوا ہے یہ خود ہی کسی دوسرے لفظ سے برآمد ہوتا ہے۔ لیکن اس سے دوسرا لفظ نہیں نکل سکتا۔

مثال:

1۔ رونا مصدر سے رویا ہوا 2۔ بھاگنا، بھاگنے والا

''رویا ہوا'' اور ''بھاگنے والا'' سے دوسرا کوئی لفظ نہیں نکل سکتا۔

اسم مشتق کی اقسام:

۱۔ اسم فاعل ۲۔ اسم مفعول ۳۔ اسم حاصل مصدر

۴۔ اسم حالیہ ۵۔ اسم معاوضہ

اسم فاعل کی اقسام

ایسا اسم جو کسی کام کرنے والے کے لیے استعمال ہو لیکن وہ اس شخص کا اصلی نام نہ ہو اسم فاعل کہلاتا ہے۔ فاعل کی دو اقسام ہیں:

اسم فاعل قیاسی......اسم فاعل سماعی

اسم فاعل قیاسی:

وہ اسم فاعل جو کسی قائدے کے مطابق مصدر سے بنا ہوا سے اسم فاعل قیاسی کہتے ہیں جیسے پڑھنے والا اور کھانے والا۔ پڑھنا اور کھانا مصدروں سے بنے ہیں اور کھلاڑی کھیلنا مصدر سے بنا ہے۔

اسم فاعل سماعی:

وہ اسم فاعل جو مصدر سے نہ بنا ہو بلکہ جس طرح اہلِ زبان سے سنا گیا ہو اسی طرح استعمال کر لیا گیا ہو اسم فاعل سماعی کہلاتا ہے۔ جیسے گاڑی بان، یکہ بان، پاسبان، تاج دار، دربان وغیرہ۔

لاحقے	اسم فاعل سماعی
اری	جواری، پجاری، بھکاری وغیرہ
یرا	لٹیرا، سپیرا، ٹھٹھیرا وغیرہ۔

یا	گویا، ڈاکیا، گڈریا وغیرہ۔
ہار	ہونہار، سنسار، کھیون ہار وغیرہ
بان	گاڑی بان، پاسبان، دربان وغیرہ۔
باز	جواباز، کبوتر باز، دغاباز وغیرہ۔
چی	بندوقچی، نقارچی، ڈھنڈورچی وغیرہ۔
ساز	گھڑی ساز، جلدساز، کارساز وغیرہ۔
دار	تاجدار، مالدار، ٹھیکیدار وغیرہ۔
گار	خدمت گار، طلب گار، پرہیزگار وغیرہ۔
گر	ستمگر، جادوگر، کارگر وغیرہ۔
ور	دیدہ ور، سخن ور، تاجور وغیرہ۔

عربی کے بہت سے اسم فاعل بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل اوزان پر بولے جاتے ہیں:

فاعل: ظالم، عالم، عابد، حافظ

مفعل: مومن، مشرک، منصف

مفعل: متفکر، متوکل، متکبر

مفاعل: مقابل، معالج، مسافر

فعال: جبار، ستار، غفار

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

اسم فاعل یا تو مصدر سے بنا ہوتا ہے جیسے پڑھنا سے پڑھنے والا یا اس کے ساتھ کوئی فاعلی علامت لگی ہوتی ہے۔ جیسے فیل بان اس میں ''بان'' فاعلی علامت ہے۔ جبکہ فاعل ہمیشہ جامد اور کسی کام کرنے والے کا نام ہوتا ہے۔ جیسے احمد نے لکھا۔ اس جملے میں ''احمد'' فاعل ہے لیکن لکھا فعل کی نسبت سے احمد ''فاعل'' کو لکھنے والا کہا جائے تو یہ اسم فاعل کہلائے گا۔

اسم مفعول:

وہ اسم جو کسی ایسے شخص یا چیز کے لیے استعمال ہو جس پر کوئی فعل واقع ہو چکا ہو یا وہ اسم جو کسی مفعول کی بجائے استعمال ہوا ہو اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ جیسے پڑھا ہوا، لکھا ہوا، بہتا ہوا وغیرہ۔

اسم مفعول کی اقسام

اسم مفعول کی دو اقسام ہیں:

اسم مفعول قیاسی......اسم مفعول سماعی

اسم مفعول قیاسی:

جو اسم مفعول کسی خاص قاعدے سے بنایا گیا ہو۔ اسم مفعول قیاسی کہلاتا ہے۔

اسم مفعول سماعی:

جو اسم مفعول کسی خاص قاعدہ سے نہ بنا ہو بلکہ جس طرح اہل زبان سے سنا ہو، اسی طرح استعمال کر لیا جائے اسم مفعول سماعی کہلاتا ہے۔

مفعول اور اسم مفعول میں فرق

اسم فاعل کی طرح اسم مفعول بھی یا تو مفعول سے بنتا ہے یا اس کے ساتھ کوئی مفعولی علامت لگی ہوتی ہے۔ لیکن مفعول مصدر سے نہیں بنتا۔ بلکہ یہ عام طور پر کسی چیز یا شخص کا نام ہوتا ہے۔ یا فعل کی نسبت سے مفعول کو جو نام دیا جائے وہ اسم مفعول کہلاتا ہے۔ جیسے راشد نے سبق پڑھا۔ اس جملے میں ''سبق'' مفعول ہے۔ لیکن ''پڑھا'' کی نسبت سے ''سبق'' (مفعول) کو ''پڑھا ہوا'' کہا جائے تو یہ اسم مفعول ہوگا۔

مشہور اسمائے فاعل و مفعول

لفظ	اسم فاعل	اسم مفعول	لفظ	اسم فاعل	اسم مفعول
کتب	کاتب	مکتوب	نصر	ناصر	منصور
امر	آمر	مامور/ممور	جبر	جابر	مجبور
حفظ	حافظ	محفوظ	خلق	خالق	مخلوق
خدمت	خادم	مخدوم	ذکر	ذاکر	مذکور
رغبت	راغب	مرغوب	سحر	ساحر	مسحور
سجدہ	ساجد	مسجود	فتح	فاتح	مفتوح
عبادت	عابد	معبود	عمل	عامل	معمول
علم	عالم	معلوم	قہر	قاہر	مقہور
قتل	قاتل	مقتول	قسمت	قاسم	مقسوم
منع	مانع	ممنوع	نقل	ناقل	منقول
ولد	والد	مولود	.		

اسم حاصل مصدر:

قواعد کی رو سے جو اسم مصدر سے بنایا جائے اور اس میں مصدری معانی پائے جائیں اسم حاصل مصدر کہلاتا ہے۔ جیسے پڑھنا سے پڑھائی، لکھنا سے لکھائی اور جھگڑنا جھگڑا وغیرہ۔

حاصل مصدر بنانے کے قاعدے:

ا۔ مصدر کا آخری حرف (ا) دور کردینے سے جیسے اٹھانا سے اٹھان، تھکنا سے تھکن اور جلنا سے جلن۔

۲۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کرنے سے جیسے دوڑنا سے دوڑ، کھیلنا سے کھیل اور بولنا سے بول۔

۳۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے آخر میں ''وٹ'' لگانے سے جیسے بنانا سے بناوٹ، تھکنا سے تھکاوٹ اور ملانا سے ملاوٹ وغیرہ۔

۴۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''وا'' لگانے سے جیسے بلانا سے بلاوا، پہنانا سے پہناوااور چڑھانا چڑھاواوغیرہ۔

۵۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''ائی'' لگانے سے جیسے پڑھنا سے پڑھائی، لڑنا سے لڑائی اور کمانا سے کمائی وغیرہ۔

۶۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''ہٹ'' لگانے سے جیسے ہچکچانا سے ہچکچاہٹ، گھبرانا سے گھبراہٹ اور مسکرانا سے مسکراہٹ وغیرہ۔

۷۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''اؤ'' لگانے سے جیسے بچنا سے بچاؤ، برتنا سے برتاؤاور چننا سے چناؤوغیرہ۔

۸۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''ی'' لگانے سے جیسے کھانسنا سے کھانسی، جھڑکنا سے جھڑکی اور کھجلانا سے کھجلی وغیرہ۔

۹۔ مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''ا'' لگانے سے جیسے پوجنا سے پوجا، جھگڑنا سے جھگڑااور گھیرنا سے گھیراوغیرہ۔

۱۰۔ بعض اوقات مختلف مصادر سے بننے والے دو فعل امر مل کر حاصل مصدر بن جاتے ہیں۔ جیسے لین دین، مار پیٹ اور ہار جیت وغیرہ۔

۱۱۔ فارسی کے بہت سے حاصل مصدر اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے رفتار، گفتار، گزارش، نوازش، گفتگو، جستجو وغیرہ۔

حاصل مصدر کا چارٹ

مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر
اچھلنا	اچھال	اترنا	اترن	ابھرنا	ابھار
بہنا	بہاؤ	بگڑنا	بگاڑ	اڑنا	اڑان
بکنا	بکری	بنانا	بناوٹ	ابلنا	ابال
بولنا	بول	پڑھنا	پڑھائی	الجھنا	الجھن
برسنا	برسات	پوجنا	پوجا	اکسانا	اکساہٹ
بکنا	بکواس	پہننا	پہناوا	اٹھنا	اٹھاؤ
بانٹنا	بانٹ	پکارنا	پکار	گھٹنا	گھاٹا
تاکنا	تاک	گھلنا	گھلاوٹ	تھکنا	تھکاوٹ
گھبرانا	گھبراہٹ	تولنا	تول	گھیرنا	گھیراؤ
تڑپنا	تڑپ	لگنا	لگاؤ	ٹکرانا	ٹکر
للچانا	لالچ	ٹھہرنا	ٹھہراؤ	مہکنا	مہک
ٹھگنا	ٹھگی	لڑنا	لڑائی	ٹھکرانا	ٹھوکر
لچکنا	لچک	چلنا	چلن	مارنا	مار
جیتنا	جیت	مانگنا	مانگ	چمکنا	چمک
ملنا	ملاپ	چرانا	چوری	ملانا	ملاوٹ

چلنا	چال	مڑنا	موڑ	چڑھنا	چڑھائی
ہارنا	ہار	چننا	چناؤ	ہنسنا	ہنسی
چڑھانا	چڑھاوا	ہچکچانا	ہچکچاہٹ	دھاڑنا	دھاڑ
دوڑنا	دوڑ	روکنا	رکاوٹ	رگڑنا	رگڑ
سوچنا	سوچ	سڑنا	سڑانڈ	سنبھلنا	سنبھال
شرمانا	شرم	سجانا	سجاوٹ	سمجھنا	سمجھ
کھیلنا	کھیل	کھینچنا	کھچاؤ	کھودنا	کھدائی
گرنا	گراوٹ	گزرنا	گزارہ	گرجنا	گرج
گدگدانا	گدگدی	مچلنا	مچلاہٹ	بولنا	بول
دیکھنا	دکھاوٹ				

اسمائے کیفیت (اسمائے حاصل مصدر)

اسم	اسم کیفیت	اسم	اسم کیفیت	اسم	اسم کیفیت
ساکن	سکون	بہادر	بہادری	چست	چستی
انسان	انسانیت	بچہ	بچپن	امیر	امارت
پست	پستی	اکثر	اکثریت	پاکیزہ	پاکیزگی
امین	امانت	پیاسا	پیاس	اصل	اصلیت
پارسا	پارسائی	اچھا	اچھائی	تازہ	تازگی
بندہ	بندگی	جاہل	جہالت	برا	برائی
جدید	جدت	بوڑھا	بڑھاپا	چاند	چاندنی
بہادر	بہادری	چکنا	چکنائی	بڑا	بڑائی
حامی	حمایت	ہند	ہندی	حیران	حیرانی
خادم	خدمت	کثیر	کثرت	خبیث	خباثت
کثیف	کثافت	خلیفہ	خلافت	قلیل	قلت
دیوانہ	دیوانگی	قائد	قیادت	قدیم	قدامت
درویش	درویشی	قریب	قربت	ذلیل	ذلت
گنوار	گنوارپن	ذہین	ذہانت	گہرا	گہرائی
رفیق	رفاقت	گول	گولائی	روانہ	روانگی
لائق	لیاقت	رواں	روانی	لڑکا	لڑکپن
سفیر	سفارت	لمبا	لمبائی	سعید	سعادت
سلیس	سلاست	لطیف	لطافت	شریر	شرارت
موٹا	موٹائی	سنجیدہ	سنجیدگی	مرد	مردانگی
شہری	شہریت	متین	متانت	شریف	شرافت

صاف	صفائی	نادم	ندامت	صدر	صدارت
ظریف	ظرافت	عزیز	عزت	عاشق	عشق
علم	علیت	عاجز	عاجزی	عمدہ	عمدگی
غریب	غربت	فصیح	فصاحت	فارغ	فراغت
فقیر	فقر/فقیری	کڑوا	کڑواہٹ		

اسم حالیہ:

قواعد کی رو سے اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جو اپنے فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرے جیسے منیب بھاگتا ہوا آیا، خلیل دوڑتا ہوا گیا، احمد کو بھاگتے ہوئے چوٹ لگی۔ ان جملوں میں بھاگتا ہوا، دوڑتا ہوا، بھاگتے ہوئے ایسے کلمات ہیں جو اپنے فاعل کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں اسم حالیہ کہا گیا ہے۔

اسم حالیہ بنانے کے قاعدے:

۱۔ بعض اوقات مصدر کا ''نا'' دور کر کے تا، تے، تی لگانے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے۔ جیسے رونا سے روتا، روتے، روتی، دوڑنا سے دوڑتا، دوڑتے، دوڑتی۔

۲۔ مصدر کا ''نا'' دور کر کے تا ہوا، تے ہوئے، تی ہوئی لگانے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے۔ جیسے بھاگنا سے بھاگتا ہوا، بھاگتے ہوئے، بھاگتی ہوئی۔

۳۔ ماضی تمنائی کو دوبار لانے سے بھی اسم حالیہ بن جاتا ہے۔ جیسے چلتے چلتے، روتے روتے، بھاگتے بھاگتے، کھیلتے کھیلتے۔

اسم معاوضہ:

قواعد کی رو سے اسم معاوضہ وہ اسم ہے جو کسی خدمت، کام، محنت یا معاوضہ کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے استعمال ہو جیسے رنگوائی، پکوائی، سلائی وغیرہ۔

اسم معاوضہ بنانے کا قاعدہ:

قواعد کی رو سے متعدی المتعدی مصدر کی علامت ''نا'' دور کر کے ''ائی'' بڑھانے سے اسم معاوضہ بن جاتا ہے۔ جیسے سلانا سے سلائی، پسوانا سے پسوائی اور دھلانا سے دھلائی، لکھنا سے لکھائی، کھودنا سے کھودائی وغیرہ۔

اسم کی اقسام (معنی کے اعتبار سے):

معنی کے اعتبار سے اسم کی دو اقسام ہیں۔

	اسم معرفہ	اسم نکرہ

اسم معرفہ:

خاص جگہ، شخص یا شے کے ناموں کو اسم معرفہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً: قرآنِ پاک، لاہور، اکرم وغیرہ۔

اسم نکرہ:

عام جگہ، عام شخص اور عام شے کے ناموں کو اسم نکرہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً: قلم، ندی، گاؤں، کتاب وغیرہ۔

اسم معرفہ کی اقسام:

اس کی چار اقسام ہیں۔

اسم علم	اسم ضمیر	اسم اشارہ	اسم موصول

اسم علم:

یہ اسم خاص مقام اور شخص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً: علامہ اقبال، کے۔ٹو، دریائے چناب۔

اسم علم کی اقسام:

اس کی پانچ اقسام ہیں۔

لقب	خطاب	تخلص	کنیت	عرف

لقب:

وہ نام جو کسی خاص خوبی، صلاحیت، یا وصف کی بنا پر لوگوں میں شہرت پا جائے۔ مثلاً: عیسیٰ روح اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، حضرت علیؓ شیرِ خدا اور نشانِ حیدر وغیرہ۔

خطاب:

یہ ایسا وصفی نام ہے، جو حکومت کی طرف سے کسی اعزاز کے طور پر دیا جائے۔ مثلاً: قائدِ اعظم، رستمِ زماں، شمس العلماء، سر اور نشانِ حیدر وغیرہ۔

تخلص:

شاعر حضرات اپنے کلام کے لیے اپنے اصل نام کی جگہ کوئی دوسرا نام چن لیتے ہیں اور پھر موقع محل کے مطابق اسے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً: درد، غالب، میرؔ وغیرہ۔

کنیت:

کسی رشتے یا تعلق کی بنیاد پر پکارے جانے والے نام کو کنیت کہتے ہیں۔ مثلاً: ابنِ مریم، ابنِ خطاب، امِ کلثوم، ابوالحسن، ابنِ علیؑ وغیرہ۔

عُرف:

بعض لوگ محبت نفرت یا بلاوجہ ہی کسی شخص کا نام رکھ دیتے ہیں اور وہ نام ہر خاص و عام کی زبان پر رواں ہو جاتا ہے۔ مثلاً: جیدا، گاما، ماجھا، بلو وغیرہ۔

اسم ضمیر:

یہ اسم دوسرے اسم کی جگہ بولا جاتا ہے۔ اس کا مقصد تکرارِ لفظی سے بچنا ہوتا ہے۔ مثلاً: قائدِ اعظم کے والد کا نام جناح پونجا تھا، جو ایک مشہور تاجر تھے، وہ محنتی تھے۔ اس مثال میں قائدِ اعظم کے والد جناح پونجا کے لیے ''جو'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، وہ اسم ضمیر ہے۔

اسم ضمیر کی اقسام:

اسم ضمیر کی چھ اقسام ہیں۔

شخصی	اشارہ	موصولہ	تنکیری	استفہامیہ	تاکیدی

شخص:

ضمیر شخص کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ضمیر اشخاص کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: اکرم کی جگہ ''وہ''۔ دیکھو وہ چلا گیا۔ اکرم کی جگہ ''وہ'' استعمال کیا گیا ہے۔

وہ، تُو، میں، میں نے، اس نے، تُو نے، وغیرہ۔

فاعلی:

فاعل کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: تو، وہ، میں، میں نے، اس نے، وغیرہ۔

مفعولی:

یہ ضمیر مفعولی کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً: تمھیں، مجھے، اس کو۔

اضافی:

ضمیر اضافی میں کسی شے سے وابستگی یا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً: تیرا، میرا، اس کا۔

ضمیر شخص کی تین اشکال مزید ہیں، جنھیں صیغے کا نام دیا جاتا ہے۔

متکلم:

یہ ضمیر بات کرنے والا اپنے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً: ہم، میں۔

حاضر:

بات کرنے والا اپنے مخاطب کے لیے یا سامنے والے شخص کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً: آپ، تم۔

غائب:

غیر موجود آدمی یا چیز کے لیے یہ ضمیر استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً: اس، ان، وہ، انھوں۔

اشارہ:

کسی چیز، جگہ یا شخص کی طرف جو ضمیر اشارہ کرے، اسے ضمیر اشارہ کہتے ہیں۔

نزدیکی اشارہ کو قریب اور دور اشارہ کو اشارہ بعید کہا جاتا ہے۔

اشارہ قریب:	یہ، اس، ان، یہی، اسی
اشارہ بعید:	اُس، اُن، اُسی، اُنھیں، اُنھوں

موصولہ:

یہ ضمیر اسم کی حالت، جگہ یا اس کا اتا پتہ بتانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک جملہ استعمال ہوتا ہے، جو اس اسم کا بیان ہوتا ہے۔ یہ دوسرے جملے کے بغیر ادھورا رہتا ہے۔

''جو کرو گے، وہ بھرو گے''

اس جملے میں ضمیر موصولہ ''جو'' ہے اور ''کرو گے، وہ بھرو گے'' جملے کی تکمیل کر دیتا ہے۔

تنکیری:

غیر معین اشیاء اور اشخاص کے لیے استعمال ہونے والا ضمیر، ضمیر تنکیری کہلاتا ہے۔ مثلاً: جان دار کے لیے ''کوئی'' اور بے جان کے لیے ''کچھ'' کی حالت میں۔

کوئی ''کئی'' میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

کئی آدمی غریب کی مدد کے لیے تیار ہو گئے۔

کچھ کا استعمال:

کچھ روپے درکار ہیں۔ کچھ ڈبے گاڑی میں رکھ دو۔

استفہامیہ:

سوال پوچھنے پر اسم کی بجائے استعمال ہونے والا ضمیر استفہامیہ کہلاتا ہے۔

مثلاً: جان دار کے لیے ''کوئی''، ''کون'' اور بے جان کے لیے ''کیا''۔

مثالیں:

فاعلی حالت:	کون، کس نے، کنھوں نے وغیرہ
مفعولی حالت:	کس سے، کس کو، کسے، کن سے، کن کو، کنھیں
اضافی حالت:	کس کی، کن کی، کس کا، کن کا، کن کے

نوٹ:

استفہامیہ کے تحت آنے والے جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان (؟) کا آنا لازم ہے۔

اسم نکرہ کی اقسام:

معنی کے اعتبار سے اسم نکرہ کی دو اقسام ہیں۔

	اسم ذات		اسم صفت

اسم ذات:

ایسا اسم ہے جس میں ایک شے کی حقیقت اور اصلیت کو دوسری شے سے مختلف سمجھا جائے۔ اس سے کوئی خوبی یا وصف کا علم نہ ہو۔ مثلاً: کتاب، بیل، گھوڑا اور قلم وغیرہ۔

اسم صفت:

ایسا اسم جس سے کسی چیز یا شخص کی اچھائی یا برائی ظاہر ہو۔ مثلاً: اچھا، بُرا، ایمان دار، ایمان، کالا، گورا، چھوٹا یا بڑا۔

اسم ذات کی اقسام:

	اسم مصغّر		اسم مکبّر
	اسم ظرف		اسم آلہ
	اسم صوت		اسم جمع

اسمِ مصغّر:

اسے اسمِ تصغیر بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے کسی چیز کا چھوٹا پن ظاہر ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے:

(i) میرے صحن میں ایک باغیچہ ہے۔ (ii) ہنڈیا پک رہی ہے۔

(iii) پہاڑی برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ (iv) آٹا صندوقچی میں ڈال دو۔

اہم مثالیں:

دیگچا	سے	دیگچی
پیالہ	سے	پیالی
بچہ	سے	بچی
پگڑ	سے	پگڑی

چند مشہور اسمائے مصغر

اسم	اسم مصغر	اسم	اسم مصغر	اسم	اسم مصغر
آنکھ	انکھڑی	طاق	طاقچہ	پلنگ	پلنگڑی
آرا	آری	ہانڈی	ہنڈیا	کمر	کمریا
آم	امبیا	بٹی	بٹیا	مرد	مردک
بچہ	بچونگڑا	ٹانگ	ٹنگڑی	دختر	دخترک
پہاڑ	پہاڑی	سانپ	سپولیا	صندق	صندوقچہ
مکھ	مکھڑا	پگڑ	پگڑی	مشک	مشکیزہ
پنکھ	پنکھڑی	ڈھول	ڈھولک	ٹوکرا	ٹوکری
بھائی	بھیا	در	دریچہ	نگر	نگری
باغ	باغیچہ	کوٹھا	کوٹھڑی	گھٹا	گٹھڑی
ڈبہ	ڈبیا	کتاب	کتابچہ	پیالہ	پیالی
کھاٹ	کھٹولا	پاگل	پگلا	چادر	چادریا
پُڑی	پُڑیا	دیگ	دیگچی	کھاٹ	کھٹولا
بھوت	بھتنا	دکھ	دکھڑا	چنری	چنریا
گر	گھروندا				

اسمِ مکبّر:

یہ اسم کسی اسم کی اصل حالت سے بڑائی کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے:

(i) وہ ہر بات کا بتنگڑ بنا لیتا ہے۔

(ii) میرے صحن میں ایک شہتوت کا درخت ہے۔

(iii) اس نے سردی کی وجہ سے ٹوپ پہن رکھا ہے۔

(iv) بڑھیا سر پر گٹھڑ اٹھائے جا رہی تھی۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ (بتنگڑ، شہتوت، ٹوپ، گٹھڑ) ایسے الفاظ ہیں جو کسی نہ کسی چیز کی بڑائی کو ظاہر کر رہے ہیں۔ انہیں اسم مکبر کہتے ہیں۔ مثلاً راجہ سے مہاراجہ، گھڑی سے گھڑیال وغیرہ۔

اسم	اسم مکبر	اسم	اسم مکبر	اسم	اسم مکبر
بات	بتنگڑ	شاہ	شہنشاہ	پگڑی	پگڑ
باز	شہباز	گٹھڑی	گٹھڑ	گھڑی	گھڑیال
ٹوپی	ٹوپ	پر	شہ پر	رانی	مہارانی
سوار	شہسوار	چھتری	چھتر	کاج	مہاکاج
لاٹھی	لٹھ	لنگوٹا	لنگوٹ	مگس	خرمگس
راجہ	مہاراجہ	دیو	مہادیو	بھارت	مہابھارت
چھوٹا	مہاچھوٹا	توپ	شہتوپ	تیر	شہتیر
مہرہ	خرمہرہ	چھتری	چھتر	توت	شہتوت
بیت	شاہ بیت	سوئی	سوٹا	چمٹی	چمٹا

اہم مثالیں:

پگڑی	سے	پگڑ
بات	سے	بتنگڑ
سوار	سے	شاہ سوار
گھڑی	سے	گھڑیال

اسمِ صوت:

جان دار اور بے جان چیزوں کی آواز کے لیے بولا جاتا ہے۔

اہم مثالیں:

چڑیوں کی آوازیں	چوں چوں
کتوں کی آوازیں	بھوں بھوں
کوے کی آواز	کائیں کائیں

چند اسم صوت

اسم	آواز	اسم	آواز
بلی	میاؤں میاؤں	دل دھڑکنے کی آواز	دھک دھک
طوطا	ٹیں ٹیں	ڈوبنے کی آواز	غڑاپ
کوا	کائیں کائیں	گھڑی کی آواز	ٹِک ٹِک

CamScanner

(18) متضاد الفاظ

متضاد کا معنی ہے ''اُلٹ'' لہٰذا متضاد الفاظ کا مطلب ہے ''اُلٹ الفاظ'' یعنی ایسے الفاظ جو معنی اور مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد میں آئیں متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً رات دن، زندگی موت، صبح شام، آنا جانا وغیرہ۔

(الف)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
اجالا	اندھیرا	آشنا	ناآشناء	اثیار	خودغرض
اخلاص	ریا	اسراف	بخل	آمد	رفت
اسلام	کفر	آسان	مشکل	امیری	غریبی
انعام	جرمانہ	اکبر	اصغر	اعلانیہ	خفیہ
احسان مند	احسان فراموش	آمدنی	خرچ	اعلیٰ	ادنیٰ
آئندہ	گزشتہ، بعد	احباب	اعداد	اعتدال	بےاعتدالی
اوپر	نیچے	انصاف	ناانصافی	اعتماد	شک
اونچا	نیچا	الٹا	سیدھا	اطمینان	بے اطمینانی
اوج	پستی	امید	نااُمید، یاس	اطاعت	بغاوت
اول	آخر	امانت	خیانت	اضافہ	کمی
امین	خائن	امیر	غریب	اصلی	نقلی
امارت	غربت	امن	جنگ	اچھا	برا
آگے	پیچھے	آہستہ	تیز	الفت	نفرت
اگلا	پچھلا	احتیاط	بے احتیاطی	ایمان	کفر
اہم	غیراہم	اقرار	انکار	اہل	نااہل
اکثریت	اقلیت	ایمانداری	بےایمانی	اقبال	ادبار
افراط	تفریط	آغاز	انجام	آقا	غلام
ابتداء	انتہاء	آس	یاس	آباد	ویران
آبنائے	خاکنائے	اپنا	پرایا	آزاد	گرفتار
ابد	ازل	اجنبی	واقف	اندرونی	بیرونی
اندرون	بیرون	انسان	حیوان	اترائی	چڑھائی
آزادی	غلامی	ارضی	سماوی	ارزاں	گراں
آرام	تکلیف	آرام دہ	تکلیف دہ	اٹھنا	بیٹھنا
اتحاد	انتشار	اتفاق	نفاق	اتار	چڑھاؤ

(ب)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
باقاعدہ	بےقاعدہ	بھروسا	شک	بلند	پست
بارونق	بےرونق	بحر	بر	باریک	موٹا
باادب	بےادب	بحری	بری	باقی	فانی
بالغ	نابالغ	باطل	حق	بائیاں	دائیاں
بھاری	ہلکا	بنجر	زرخیز	بادشاہ	گدا/فقیر
بدر	ہلال	بیمار	تندرست	باتونی	کم گو
بےکار	کارآمد	بیش	قلیل، کم	بے دین	دیندار
بیشی	کمی	بیوقوف	عقلمند	برآمد	درآمد
بلندی	پستی	بہتات	کمی	بہادر	بزدل
بہار	خزاں	برائی	اچھائی	بڑا	چھوٹا
بخل	اسراف	بقا	فنا	بگاڑنا	سنوارنا
بدصورت	خوبصورت	بدنام	نیک نام	بندہ	آقا، خدا
بدی	نیکی	بھوکا	سیر	بڑی	چھوٹی
بعد	پہلے	بعید	قریب	بڑھیا	گھٹیا
بد	نیک	بےضرر	ضرررساں		

(پ)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
پاک	ناپاک	پہلا	آخری	پیش	پس
پختہ	خام	پیار	دشمنی	پست	بلند
پورب	پچھم	پیر	مرید	پیادہ	سوار
پکا	کچا	پریشانی	اطمینان	پدر	مادر
پسند	ناپسند	پیر	جوان	پچھلا	اگلا

(ت)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
تریاق	زہر	تحفظ	عدم تحفظ	تاخیر	جلدی
ترقی	تنزلی	تعمیری	تخریبی	تعزیت نامہ	خیریت نامہ

CamScanner

کچھ فاصلے پر ٹھہر گئی اور کار میں سے ڈائریکٹر صاحب باہر نکلے۔ ان کے ہمراہ ایک اور صاحب بھی تھے۔ وہ بھی کوئی آفیسر ہی لگتے تھے۔ پرنسپل صاحب نے آگے بڑھ کر ڈائریکٹر صاحب کے گلے میں گوٹے کا ہار ڈالا۔ پھر دونوں نے مصافحہ کیا اور پرنسپل صاحب کے ہمراہ ڈائریکٹر صاحب کی طرف آئے اور ہر ایک سے مسکرا مسکرا کر ہاتھ ملایا۔ پرنسپل صاحب ہر ایک ٹیچر کا تعارف کراتے جا رہے تھے۔ ڈائریکٹر صاحب ان حضرات میں سے بعض کے ساتھ زیادہ گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے اور کچھ کہتے ہوئے ہنستے بھی جاتے تھے۔

تعارف کے بعد جلسے کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے سکول یونین کے انچارج جناب قریشی صاحب نے ڈائریکٹر صاحب سے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کی درخواست کی۔ جب وہ تالیوں کی گونج میں صدارت کی کرسی پر بیٹھ گئے تو پرنسپل صاحب نے ان کے ساتھ والی کرسی سنبھالی۔ قریشی صاحب نے سکول کے خوش الحان طالب علم امیر حمزہ کو تلاوت قرآن پاک کے لیے بلایا۔ تلاوت کے بعد پرنسپل صاحب نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں ڈائریکٹر ڈائس کے قریب کھڑے ہو گئے ان کے دائیں بائیں دو اساتذہ بھی کھڑے تھے جن میں سے ایک صاحب کے ہاتھ میں ایک فہرست تھی جس میں سے دیکھ دیکھ کر وہ انعام پانے والے لڑکے کا نام رول نمبر اور کلاس کا اعلان کرتے تھے۔ ڈائریکٹر صاحب خوش قسمت لڑکے سے ہاتھ ملاتے اور انعام تھام دیتے تھے۔ اس لمحے کتنے کیمرے جن کا انتظام طلباء نے خود کیا تھا بیک وقت ٹک ٹک کی آوازوں سے فوٹو کھینچتے نظر آتے تھے اور طالب علم تالیوں کی گونج میں واپس آ تا تھا۔ اس طرح آدھ گھنٹے سے زیادہ دیر تک انعامات تقسیم ہوتے رہے جب یہ خوشگوار کام ختم ہو گیا تو ڈائریکٹر صاحب اپنی کرسی پر جا بیٹھے۔ ازاں بعد پرنسپل صاحب نے ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور اچھے الفاظ میں انعام پانے والوں کو مبارکباد دی اور اساتذہ کی کارکردگی کو سراہا۔ ازاں بعد جلسے کا اختتام کا اعلان کر دیا گیا۔ جملہ اسٹاف ممبران، ڈائریکٹر صاحب کو لیکر ایک مخصوص کمرے میں چلے گئے جہاں بعد میں پتہ چلا کہ پرتکلف چائے کا دور چلا تھا۔ اس طرح یہ خوبصورت تقریب بخیرہ بخوبی انجام کو پہنچی۔

(30) آپ بیتی

طلباء کی قوت خیال کی تربیت کے لئے نصاب میں فرضی اور بے جان اشیاء کی آپ بیتی شامل کر دی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہمارے گردو پیش تو ادر قدرت ناطق (بولنے والے) یا غیر ناطق ہیں، ان پر گزرنے والے حادثات، واقعات کو اس طرح محسوس کیا جائے جیسے گویا ہم خود ہی چیز ہیں اور ہم خیالی مشاہدات کو اس طرح سے قلمبند کیا جائے کہ ان پر حقیقت کا گمان ہو اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنی سوچ کو کام میں لا کر ان تمام احوال کو تجرباتی سا محسوس کریں جن سے مختلف چیزوں کو اپنے ارتقاء یا وہ عمل جس کے لئے ان کی تخلیق کی گئی ہے سے واسطہ پڑا ہو یا واسطہ پڑنے کا امکان ہو۔

فرضی آپ بیتی کا مقصد اولین طلباء کے اندر کی تخلیقی فکری صلاحیتوں کو بیدار کر کے ان کی قوت مشاہدہ و متخیلہ کو مہمیز کرنا ہوتا ہے۔ آپ بیتی کے ضمن میں گو منضبط قواعد تخلیق نہیں ہیں تاہم ان کو جانچنے کا معیار یہ ہے کہ آپ بیتی مربوط، رواں، چست اور ارتقاء پذیر ہو۔ ہر لمحہ قاری کو کسی ڈرامائی انکشاف کی توقع رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو منفرد پیدا کیا ہے، باقی جوارح جسم میں اس کی انفرادیت اتنی قابل ذکر ہو نہ ہو، تخیلاتی دنیاؤں میں تو یقیناً اس کا مثیل کوئی نہیں اور ہر انسان کا ذہن ہر لمحہ مختلف خیالات وافکار کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔ اس لئے آئندہ صفحات میں جو کچھ آپ بیتیاں دی جا رہی ہیں۔ ان کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ان کو رٹ کر لفظ بہ لفظ امتحان میں نقل کر دیا جائے بلکہ آپ کی خیالی قوتوں کو صرف ایک راہ دکھانا ہے۔ ان چند آپ بیتیوں کو پڑھ کر آپ بھی مشق کریں اور مختلف جان و بے جان بولنے والی اور نہ بول سکنے والی اشیاء اور شخصیتوں کی آپ بیتی لکھیں۔ چند ایک مشقیں ہی آپ کو امتحانی نقطہ نظر سے تیار ہونے میں معاون ہوں گی۔ اس لئے آپ بیتی لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

۱۔ اپنے ذاتی خیالات ومشاہدات کو یکجا کرنے کی کوشش کریں۔
۲۔ ان خیالات کو ایک ارتقائی ترتیب دیں۔
۳۔ زبان سادہ سلیس رواں اور قدرے ڈرامائی استعمال کریں۔
۴۔ کہانی کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور ذاتی تجربات پر مبنی ظاہر کرنے کی کوشش کریں۔
۵۔ کہانی کو فطری انداز میں ایک تسلسل کے ساتھ آگے بڑھائیں تاکہ قاری کو اس پر نقلی اور خود ساختہ ہونے کا گمان تک نہ گزرے۔
۶۔ کہانی کی روانی سے ظاہر ہو کہ گویا یہ اپنی کہانی خود اپنی زبانی ہے۔

ایک گھوڑے کی آپ بیتی

بڑھاپا خود ایک بیماری ہے۔ جو جان لے کر ہی ٹلتی ہے۔ اب میرے جسم میں نہ وہ طاقت رہی ہے نہ وہ چستی۔ میرے جسم کی کھال ہڈیوں سے چپک گئی ہے۔ میں ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رہ گیا ہوں لیکن میں ہمیشہ ایسا ہی نہ تھا۔ مجھ پر کسی قسم کی پابندی نہ تھی۔ ہر وقت کودتا پھرتا تھا ماں کے پہلو بہ پہلو گھاس چرنے میں کتنا مزا آتا تھا۔ میری ماں ایک اعلیٰ نسل کی گھوڑی تھی۔ میں ہری بھری گھاس پر کودتا تھا جدھر منہ اٹھتا چلا جاتا پھر ماں کے پاس آ جاتا تھا۔ جو پیار سے مجھے چومتی چاٹتی تھی۔ اس وقت سب مجھ سے پیار کرتے تھے۔ مالک بھی مجھے پیار سے تھپتھپاتا تھا اور اس کے بچے میرے ساتھ کھیل کر خوش ہوتے تھے میری شوخیاں راہ چلتوں کو روک کر میری طرف دیکھنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔

لیکن افسوس کہ جلد ہی نہ وہ زمانہ رہا نہ وہ شوخیاں نہ وہ آزادی۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ ایک دن ایک گھوڑے سدھانے والا آیا اور اس نے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا۔ میں نے جان چھڑانے اور رسی تڑانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود۔ مجھے کھینچ کر ایک کھلے میدان میں لے گیا اور مجھے ایک دائرے میں دوڑانے لگا۔ مجھے اس دن اتنا دوڑایا گیا کہ تھک کر شل ہو گیا اس دوران میرے چابک بھی مارے گئے۔ رات کو میرا عضو عضو دکھ رہا تھا۔ اس طرح مجھے کئی دن تک دوڑایا گیا۔ میرے جسم پر چابک برسائے گئے۔ خدا خدا کر کے میری تربیت کا زمانہ ختم ہوا۔ مجھے ایک سواری کے گھوڑے کی تربیت دی گئی تھی۔

آپ ﷺ ان باتوں سے گریز فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نے اوائل زندگی ہی میں صدق و امانت میں شہرت حاصل فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کی زبان سے ہمیشہ سچ ہی ادا ہوا اور صداقت ہی کا اظہار ہوا۔ لوگ آپ ﷺ پر اعتبار کرتے تھے۔ اپنی امانتیں آپ ﷺ کے سپرد کر دیتے تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو مشرکین مکہ آپ ﷺ پر حملے کے لیے کمر بستہ ہیں۔ دوسری طرف آپ ﷺ کو صادق و امین کہتے ہیں اور اپنی قیمتی امانتیں آپ ﷺ ہی کے پاس رکھواتے ہیں۔ یہ اخلاق کا کتنا عظیم اور بے مثال واقعہ ہے۔ پوری تاریخ انسانیت ایسی دوسری مثال نہیں لا سکتی۔

تجارت میں آپ ﷺ کی امانت و دیانت اور خوش معاملگی ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو اپنے سامان تجارت کا امین بنایا۔

اسی دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ حجر اسود کی تنصیب کے سلسلے میں جب قبائلی عصبیت کے سبب تلواریں نکل آئیں تو آخر کار عادلانہ فیصلہ بھی حضور ﷺ ہی نے فرمایا۔ جب صبح کو آپ ﷺ بیت اللہ میں سب سے پہلے داخل ہوئے تو لوگ پکار اٹھے ''امین آگیا۔ امین آگیا۔''

آپ ﷺ نے حجر اسود کو اپنی چادر پر رکھا اور تمام خاندانوں کے سرداروں نے اس کے کونے اور کنارے پکڑ لیے۔ اس طرح حضور ﷺ کی صفت عدل نے ایک خوفناک لڑائی سے اہل مکہ کو محفوظ رکھا۔ دنیا میں اس واقعے کی بھی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ جب حضور ﷺ مکہ فتح فرما لیتے ہیں اور آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے سامنے حاضر کیے جاتے ہیں۔ وہ دشمن جو آپ ﷺ کے خون کے پیاسے تھے۔ جنہوں نے دین اسلام اور مسلمانوں کے لیے اپنے گھر اور اپنے دل کے دروازے بند کر دیئے تھے۔ اور انہوں نے اذیت اور آزار کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا تھا اور اب حضور ﷺ فاتح اور غالب ہیں۔ لیکن اس تاریخی موقعے پر حضور ﷺ کی زبان سے شفقت اور رحمت کے پھول جھڑتے ہیں۔

''آج تم پر کوئی ہلاکت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

جب حضور ﷺ منصب نبوت سے سرفراز کئے گئے تو دین اسلام کی تبلیغ و توسیع میں آپ ﷺ کا استقلال اور ثابت قدمی ہم سب کے لیے یہ پیغام رکھتی ہے کہ مخالف حالات میں ہم حق و صداقت کا ساتھ دیں اور جرأت بے خوفی کے ساتھ اپنے موقف پر قائم رہیں۔ کیا زمانہ اس بات کو بھول سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے حق کی حمایت میں اپنے چچا سے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند بھی رکھ دیں تو میں حمایت حق سے باز نہیں آؤں گا۔''

راہ حق و صداقت میں شدید ترین اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود آپ ﷺ کی زبان رحمت پر یہی کلمات آئے۔

''اے خدا میری قوم کو ہدایت دے یہ مجھے جانتے نہیں ہیں۔''

آپ ﷺ کی سیرت میں صدق و امانت، عدل و مساوات، رحم و کرم، حلم و عفو، حیا، شجاعت، سادگی اور تمام اخلاقی اقدار موجود تھے۔ جو عملی انداز میں امت اور عالم انسانیت کے سامنے آئے اور رہتی دنیا تک اسوہ حسنہ کی صورت میں ہمارے لئے معیار تقلید ہیں۔

گھر میں حضور ﷺ کا حسن سلوک، اپنے رشتہ داروں اور اپنی ازواج مطہرات سے آپ ﷺ کا عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ ہم سب کے لیے نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ قدم قدم پر تقلید کا تقاضا کرتا ہے۔

انسانی معاشرے پر گھریلو تہذیب ہمیشہ اثر انداز ہوتی ہے ہمارے گھرانے جس طرز حیات کو پیش کریں گے۔ اور باہمی معاملات اور حقوق و فرائض کے جو خطوط ہم اپنے گھروں میں ترتیب دیں گے انہی بنیادوں پر معاشرتی اور قومی زندگی استوار ہوگی۔

ہمیں حضور ﷺ کی گھریلو زندگی کے نقوش سامنے رکھنے چاہئیں۔ تا کہ ہم بہترین معاشرے کی تعمیر میں براہ راست اور بالواسطہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔

حضور ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے ایک موقع پر حضور ﷺ سے ایک خادمہ کا مطالبہ کیا۔ چکی پیستے پیستے جناب حضرت فاطمہؓ کے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے۔ اور امور خانہ داری میں بھی ایک خادمہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی لیکن حضور اکرم ﷺ نے جناب حضرت فاطمہؓ کو صبر و تحمل کی تلقین فرمائی۔

اگر ہم غور کریں تو اس ایک مثال میں خواتین کی گھریلو زندگی کے لیے کتنے حکیمانہ نکتے اور کتنی بصیرتیں پوشیدہ ہیں۔

خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کے ایک ایک گوشے کو سیرتِ محمدی ﷺ کے انوار سے منور کریں۔

ے پرچم توحید لہرا کر فضائے دہر میں
کفر کی دنیا میں اک کہرام برپا کر دیا

☆ ☆ ☆

2- علامہ محمد اقبالؒ

ے کبھی اے نوجواں مسلم، تدبر بھی کیا تو نے!
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارہ

ے غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

خدا کی مشیت خود کبھی کسی خاص کام کے واسطے بنی نوع انسان میں سے کسی خاص انسان کو منتخب کر لیتی ہے اور اس کو اپنے سایہ عافیت میں رکھ کر اپنے پروگرام کے مطابق پروان چڑھاتی ہے۔ جس سے وہ کام انجام پاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک اقبال بھی ہے۔

علامہ اقبال 9 نومبر 1877ء کو شہر سیالکوٹ کے ایک معزز کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔ لیکن والدین کو کیا خبر تھی کہ یہ ننھا منا بچہ ایک دن ملک و ملت کے لیے آتش بیاں شاعر ہوگا اور حکیمانہ اور فلسفیانہ خیالات سے چمن اردو کی آبیاری کرے گا۔ اور یہ حقیقت میں اسم بامسمیٰ اقبال ثابت ہوگا۔ ان کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ یہ بڑے نیک سیرت اور صوفی منش انسان تھے۔ ان کے خاندان کو اسلامی تصوف سے گہرا لگاؤ تھا۔

ابتدائی تعلیم گھر پر پائی۔ پھر کچھ عرصہ مشن سکول سیالکوٹ پڑھے۔ یہاں شمس العلماء علامہ میر حسن جیسے مشفق اور فاضل استاد نے اپنے شاگرد کے جوہر کو چمکا دیا اور اس میں

گائے کو کہتے ہیں چوں کہ زمانۂ جہالت میں لوگ گائے کی پوجا کرتے تھے اور اسے مقدس مانتے تھے جیسے آج بھی ہندو لوگ گائے کے گیت گاتے نہیں تھکتے، گائے کی قربانی اس بات کا ثبوت ہے کہ گائے دوسرے جانوروں کی طرح ایک مفید جانور ہے۔

ہاں تو یہ عید حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ خدا کے پیارے نبی تھے۔ ایک رات خواب میں انہیں قربانی کا حکم ہوا۔ آپ نے صبح اٹھ کر سو اونٹ قربان کر دیے۔ دوسری رات پھر قربانی کا حکم ہوا۔ آپ نے صبح پھر سو اونٹ قربان کر دیے۔ تیسری رات کو سب سے پیاری چیز کی قربانی کا حکم ہوا۔ اشارہ حضرت اسمٰعیلؑ خورد سال اور اکلوتے بچے کی قربانی کی طرف تھا۔ چناں چہ آپ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو ساتھ لیا، چھری اور رسی پکڑی اور جنگل میں چلے گئے۔ حضرت اسمٰعیلؑ لیٹ گئے اور حضرت ابراہیمؑ نے اُن کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ لیے۔ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ رحم نہ آجائے۔ چھری اٹھائی اور بچے کے گلے پر رکھ دی۔ اتنے میں آواز آئی، اے ابراہیمؑ! تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ تیری قربانی قبول ہوئی۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی آنکھوں سے پٹی اتاری۔ آنکھیں کھولیں تو انہوں نے بیٹے کی بجائے مینڈھا ذبح پایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کو ساتھ لیا اور گھر آگئے۔ یہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ تھی۔ مسلمان اسی قربانی کی یاد میں ہر سال قربانی کر کے سنتِ ابراہیمی کا احیا کرتے ہیں۔ اس روز مینڈھے بھی ذبح ہوتے ہیں، بکرے بھی، گائیں بھی اور اونٹ بھی۔

نمازِ عید ادا کرنے کے بعد قربانی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور تین دن تک چلتا رہتا ہے۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جاتے ہیں۔ ایک حصہ گھر والوں کے لیے ہوتا ہے۔ ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں کے لیے۔ تیسرا حصہ عام غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس عید کی خوشی تین دن تک متواتر ہوتی ہے اور ہر روز جشن کی کیفیت ہوتی ہے۔

عید آئی تو دل نے یہ دعا مانگی
سب کے چہروں پہ روشنی رہے

☆☆☆

44- محنت کی برکتیں

حضرت رسولِ مقبول ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ (محنت سے کمانے والا اللہ کا دوست ہے)۔

یہ ایسا نسخۂ کیمیا ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا وہ کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی دنیا کے سامنے ہے کہ پوری زندگی دین کی محنت و مشقت کی نذر ہو گئی، جب جا کے آپ قوم کی اصلاح کا مقصد حاصل کر سکے۔

دراصل دنیا ایک عمل گاہ ہے جہاں انسان کا ایک ایک منٹ قدرت کے زیرِ نظر ہے اور وہ دیکھتی رہتی ہے کہ انسان نے کیا سیکھا اور کیا فراموش کیا۔

دنیا میں جتنے اشخاص بلندی پر پہنچے، وہ اپنی محنت اور بے شمار سختیاں جھیل کر اس قابل ہوئے کہ عظمت و عزت اور نام وری کے پرچم کو چھو سکیں۔ محنت کے بغیر کسی کو عزت ملی نہ مرتبہ بلکہ پیٹ بھرنے کے لیے روٹی کا لقمہ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ذرا اس کٹھن سفر کا اندازہ کیجیے جو گندم کے ایک دانے کو انسان کی خوراک بننے کے لیے موسم کی سختیوں کے ساتھ طے کرنا پڑا اور وہ اس قابل ہو کہ انسان کی خوراک بنے۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ نے کہا ہے:

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی — جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی — فضیلت، نہ عزت، نہ فرماں روائی
نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں — ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

اس عمل کے میدان میں جو شخص زیادہ محنت کرتا ہے اور اونچا چلا جاتا ہے، بڑا آدمی بن جاتا ہے۔ مگر جو اپنے وقت کو سو سو کر گنواتے ہیں وہ اپنی بڑائی اور عزت کو بھی اپنے ساتھ سلا لیتے ہیں۔ ایسے ہی نکمے اور آرام طلب محنت کے اوقات راگ رنگ کی محفلوں کی نذر کر دیتے ہیں اور آخر بھوکوں مرتے ہیں۔ ایسی ہی آرام طلبیوں نے حکومتوں کے نقشے بدل کر رکھ دیے۔ مسلمان قوم جب تک آرام طلبی پر محنت کو ترجیح دیتی رہی، دنیا کی اول درجے کی حاکم قوم شمار ہوتی رہی اور دشمنوں کے دل اسے دیکھ کر جلتے رہے۔ مگر جب آرام طلبی اور عیش و نشاط کے چکر میں پڑی تو نہ صرف اتنی بڑی سلطنت ہاتھ سے گئی بلکہ عزت رہی نہ عظمت بچی۔ شان، آن، تفوق، بڑائی میں سے کوئی چیز نہ رہی۔ اقبالؒ نے فرمایا:

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیرِ اُمم کیا ہے — شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

اقبالؒ کیا تھے۔ اس نام کے ہزاروں افراد ہوں گے، مگر اقبالؒ کی محنت نے انہیں زمیں سے اٹھایا اور آسمان پر جا بٹھایا۔ قائداعظمؒ بھی محنت سے قائدِ اعظمؒ بنے اور اپنی دن رات کی محنت سے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ ایک قوم کہنے والے ہندو اور اس کے مشیرِ خاص انگریز کو آخر کار دو قومی نظریہ ماننا ہی پڑا اور علامہ اقبالؒ کے تخیل، قائداعظمؒ کی محنت اور تدبر سے پاکستان کی شکل میں ایک ملک دنیا کے نقشے پر ظہور پذیر ہوا۔

مدرسے کے استاد محنت کے بغیر ماسٹر نہیں بنے۔ بچے تھے، پڑھتے تھے، محنت سے اپنے اسباق یاد کرتے تھے، اپنے استاد کی جھڑکیاں سہتے تھے۔ آخر ان کی محنت رنگ لائی اور آج مدرسے میں استاد کی کرسی پر جلوہ افروز ہیں۔ شاگرد بھی جب تک محنت سے اپنے اسباق یاد نہیں کرتے کامیاب نہیں ہوتے۔ نکمے اور محنت نہ کرنے والے طالب علم فیل ہو کر سب کو بتاتے ہیں کہ محنت کرو گے تو کامیاب ہو گے۔ محنت نہیں کرو گے تو ہماری طرح فیل ہوتے رہو گے۔

☆☆☆

45- حُبِّ وطن

وطن گہوارہ ہے، دھرتی ماتا ہے۔ وطن گود ہے مادرِ وطن کی۔ وطن ایک جنم بھومی کا نام ہے۔ جس کی زمین ہوا اور ماحول میں انسان پیدا ہوتا ہے، کھیلتا ہے، جوان ہوتا

ہیں۔حتیٰ کہ بازار اور شاہراہیں سب ویران ہو چکی ہیں۔لوگ گھروں سے نکلتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ ہمارا یہ آشیانہ ایسا اُجڑا ہے کہ خوف کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اُمیدیں دم توڑ چکی ہیں۔ نا اُمیدیوں اور محرومیوں کے سائے گھنے ہو چکے ہیں۔لیکن یہاں کا باسی ان تمام تر تبدیلیوں سے ایسا بے خبر رہا کہ اُس کے احساسات اور جذبات کے متعلق کسی کی بھی پہنچ نہ ہو سکی یعنی کوئی اُس کے درد کو جان نہ سکا۔

کسی نے حال نہ پوچھا دلِ شکستہ کا
کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا

(خواجہ میر درد)

اس پورے بند میں شاعر نے اُس وقت کے ہندوستان اور اس میں بسنے والے مسلمانوں کی حالتِ زار کو اس طرح بیان کیا ہے اور انگریز غاصب کے ظلم وستم مسلمانوں پر ایسے بیان کیے ہیں کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ ہندو اس وقت انگریز کا پٹھو بن کر مسلمانوں سے نہ صرف لڑائی جھگڑا کر رہا تھا بلکہ حسد کی آگ میں جل رہا تھا اور چاہتا تھا کہ فرنگی کی خوشنودی وہ حاصل کرلے اور مسلمانوں کے خلاف انگریز کو تیار کرے۔

بند نمبر 30

لطف مرنے میں ہے باقی، نہ مزہ جینے میں
کچھ مزہ ہے تو یہی خونِ جگر پینے میں
کتنے بیتاب ہیں جوہر مرے آئینے میں
کس قدر جلوے تڑپتے ہیں مرے سینے میں
اِس گلستاں میں مگر دیکھنے والے ہی نہیں
داغ جو سینے میں رکھتے ہیں وہ لالے ہی نہیں

لُغت:

لطف: عنایت، مہربانی، خوبی، عمدگی، نرمی، ملائمت ۔ خونِ جگر پینا: غم و غصہ ضبط کرنا، سخت مصیبت اٹھانا۔ جوہر: قیمتی پتھر، خاصیت، خوبی، گُن، ہنر، کمال، لیاقت، بھید، راز، اصل حقیقت۔ لالے: ایک قسم کا سُرخ پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے۔

نثر:

اب تو نہ جینے میں ہی کوئی مزہ رہا اور نہ مرنے میں۔ زندگی کی رنگینیاں تو میسر نہیں ہیں۔اب تو صرف خونِ جگر پینے کا کام باقی رہ گیا ہے۔ میرے پاس بے شمار انمول رتن ہیں اور میرا سینہ اُن جلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے بے تاب ہو رہا ہے لیکن کیا کیا جائے کہ اس باغ میں کوئی ایسا بینا نہیں جو گُلِ لالہ کے سینے پر لگے داغوں کو دیکھ سکے۔

تشریح:

اس بند میں بھی شاعر اپنے وطنِ عزیز کی حالتِ زار بیان کر رہا ہے کہ حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہے۔ افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ زندگی اَجیرن ہو گئی ہے۔ اتنی روکھی پھیکی اور بے رنگ ہے کہ ہر شے بے معنی اور بے مقصد دکھائی دیتی ہے۔ مسلمانوں کی زندگیوں میں اب کوئی خوشی، امید اور آس نام کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دیتی۔اب تو مسلمان گُھٹ گُھٹ کر مر رہے ہیں۔شاندار اور تابندہ ماضی کی یادیں ہیں اور پچھتاوے اور کسک کی ملی جلی کیفیت ہے۔ گویا مسلمانانِ ہند اب تو صرف اپنا ہی خونِ جگر پیتے رہتے ہیں۔

میرے سینے میں مسلمانوں کے تابناک ماضی اور بے مثال عروج کے وہ واقعات اور حقائق پوشیدہ ہیں کہ میں خود بے چین اور بے قرار رہا ہوں کہ یہ تمام واقعات اور حقائق دنیا کے سامنے بیان کروں تا کہ مجھے کچھ تشفی ہو کہ ہمارے آباؤ اجداد کس شان و شوکت کے مالک تھے۔ لیکن میں کیا کروں کہ ان حالات میں کوئی بھی میرے سینے میں لگے داغوں کو دیکھ نہیں پا رہا۔ میرے جذبات اور میرے احساسات سب میرے سینے میں ہی دم توڑ رہے ہیں۔

بند نمبر 31

چاک اُس بلبل تنہا کی نوا سے دل ہوں
جاگنے والے اسی بانگِ درا سے دل ہوں
یعنی پھر زندہ نئے عہدِ وفا سے دل ہوں
پھر اُسی بادۂ دیرینہ کے پیاسے دل ہوں
عجمی خُم ہے تو کیا، مے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا لَے تو حجازی ہے مری

لُغت:

چاک: کٹا ہوا، پھٹا ہوا، دریدہ دامن، آستین یا گریبان کا کھلا یا پھٹا ہونا۔ نوا: آواز، صدا، کوک، نغمہ۔ بانگِ درا: قافلے کی روانگی کے وقت گھنٹی کی آواز۔ بادۂ دیرینہ: پرانی شراب۔ عجمی: عجم کا رہنے والا، ایرانی، تورانی، غیر عرب۔ خُم: شراب کا مٹکا یا پیپا، خمیر۔ حجازی: ملک عرب کے صوبہ حجاز کا رہنے والا۔ لَے: آواز، سُر، شوق، آرزو، لہجہ، دُھن، تسلسل، سلسلہ۔

نثر:

اے مالکِ کون و مکاں! اِس تن میں بلبل کے نغموں میں وہ سوز عطا کر کہ دل چِر جائیں۔ میری آواز سے دل کے روکے ہوئے قافلے میری اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہو جائیں۔ یعنی دلوں کو عہدِ نو اور عزمِ نو عطا کر۔ اِس عزمِ نو میں ہمیں اپنے اسلام اور اکابرین کا مقلد بنا دے۔

تشریح:

علامہ اقبال اپنی نظم ''شکوہ'' کے اس بند میں کہتے ہیں کہ اے مالکِ بحر و بر! مجھے تو ایسی قوتِ گویائی دے دے، میری بات میں ایسی تاثیر دے دے کہ میں بات کروں اور وہ لوگوں کے دل میں اُتر جائے۔ اے اللہ! میری آواز اور نصیحت میں وہ سوز اور تاثیر پیدا کر دے کہ جو قافلے راستہ بھٹک کر یا تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں۔ وہ دوبارہ اپنی

CS CamScanner

سبق نمبر10

بارش کا پہلا قطرہ

شاعر کا تعارف

محمد اسمٰعیل میرٹھی ۱۲ نومبر ۱۸۴۴ کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ گھر پر ہی فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ انجنیرنگ میں ڈپلومہ کیا۔ درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ شاعر ہونے کے ساتھ مفکر بھی تھے۔ معاشرے میں تعلیم کی شمع روشن کی۔ بچوں کے لیے بالخصوص اخلاقی نظمیں لکھیں۔ بچوں کے لیے اردو قائدہ مرتب کیا جو آج بھی نصاب کا جزو ہے۔ جدید نظم کی آشنائی میں اہم کردار ادا کیا۔ سرسید احمد خان کے ہم اثر تھے۔ ۱۹۰۹ میں ایک مدرسے کی داغ بیل ڈالی۔ عملی طور تعلیم نسواں کے لیے بڑا کام کیا۔

مرکزی خیال

اس نظم کو اسماعیل میرٹھی نے لکھا ہے اور برسات کے موسم میں ہونے والی پہلی بارش کا منظر پیش کیا ہے جبکہ گھنگھور گھٹا آسمان پر بارش کے قطروں سے بھری کھڑی تھی اور بارش ہونے کو تھی لیکن بارش کے قطرے اپنے آپ کو کمزور، بے مایہ، ناچیز سمجھ رہے تھے اور برسنے کو تیار نہ تھے۔ اس دوران ایک قطرے نے ہمت اور جرأت دکھائی اور برسنے کے لیے تیار ہو گیا بنا دیکھے کہ اس سے کسی کو فائدہ ہو گا یا نہیں۔ اس کی دیکھا دیکھی باقی قطروں کی ہمت بڑی اور تمام قطرے موسلا دھار بارش کی صورت میں برسنے لگے۔ جس سے ساری دنیا سیراب ہو گئی۔ قطروں کے اتفاق و اتحاد سے موسلا دھار بارش جیسی نعمت دنیا میں اتر سکتی ہے تو ایک قوم بڑے مقاصد کے حصول کے لیے آپس اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرنا ہو گا اور قوم کے سارے لوگوں کو یکجان ہو کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنی ہو گی۔

خلاصہ

اس نظم میں اسماعیل میرٹھی برسات کی پہلی بارش کی منظر کشی کر رہے ہیں جب کالی گھٹا برسنے کو تیار تھی لیکن ابھی کوئی بوند برسی نہیں تھی کیونکہ ہر قطرہ اپنے آپ کو غریب اور بے مایہ سمجھ رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اتنا حقیر ہے کہ وہ کسی کے کام آنے کے قابل نہیں اور اس کے برسنے سے کسی کی پیاس ہی نہیں بجھے گی اور برس کر وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ ہر قطرہ یہ سمجھ رہا تھا کہ گرمی کی وجہ سے ہر چیز گرم ہے اور انہیں برسنے میں شرم آ رہی تھی کہ وہ برس کر کیا کریں گے اور اس طرح تمام قطرے آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ اور ان کی سرگوشیوں سے گھٹا میں ہل چل ہو رہی تھی اور کچھ کچھ بجلی بھی چمک رہی تھی اس دوران ایک قطرہ جو بہت بہادر، ہمت والا، نیک نیت اور سخی تھا اس کی غیرت جاگ اٹھی اس نے سب قطروں کو کہا کہ آؤ میرے پیچھے قدم بڑھاؤ جو کچھ تم سے ہو سکتا ہے وہ کرو۔ مردہ زمین میں جان ڈالو اور اگر اپنے حصے کا احسان کر سکتے ہو تو کرو۔ یہ کہہ کر وہ قطرہ زمین کی طرف روانہ ہو گیا اور جی پر کھیل کر ہمت کر کے اس نے گھٹا کو چھوڑ دیا تا کہ زمین پر اپنی بساط بھر مدد کرے۔ اگر چہ وہ بے مایہ اور بے حیثیت تھا لیکن اس نے بڑی دلیری کی۔ اس کی جرات دیکھ کر دو چار اور قطروں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر ایک ایک کر کے کالی گھٹا سے قطروں کی برسات ہونے لگی اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جس سے زمین، جنگل، چمن، دریا، نالے، پہاڑ سیراب ہو گئے۔ اور اس بارش سے مخلوق خوش ہو گئی اور پہلے قطرہ کی جرات نے ہی یہ سارا کام کیا اسی طرح اے قوم کے رہنماؤ! قوم میں اتفاق پیدا کرو جس طرح بارش کے قطروں نے اتفاق سے زمین کو سیراب کر دیا اسی طرح اتفاق واتحاد سے تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے اور تمہاری کشتیاں کنارے لگ جائیں گی۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱ تا ۳۔

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
کیا کھیت کی میں بجھاؤں گا پیاس
اپنا ہی کروں گا ستیاناس

حوالہ متن: نظم کا نام: بارش کا پہلا قطرہ
شاعر کا نام: اسماعیل میرٹھی

تشریح: ان شعروں میں شاعر کہتا ہے کہ کالی گھٹا بادلوں کی صورت میں آسمان پر برسنے کو تیار تھی لیکن ابھی زمین پر بارش کی ایک بوند بھی نہیں پڑی تھی۔
کالی گھٹا میں موجود ہر قطرہ کے دل میں یہ خطرہ اور خوف تھا کہ وہ ایک بے مایہ، بے حیثیت، غریب قطرہ ہے جس سے کسی کو فائدہ نہیں ہو سکتا اور اس کے برسنے سے کسی کی پیاس نہیں بجھے گی اور نہ ہی کسی کا لب تر ہو گا کیونکہ میں تو بالکل بے حیثیت اور کم مایہ ہوں۔ قطروں کے دل میں یہ خوف اور ڈر تھا کہ وہ اپنے بڑے کھیت کی پیاس کیسے بجھائیں گے ہم برس کر اپنا ہی نقصان کریں گے کیونکہ ہم برس گئے تو ہماری زندگی تو ختم ہو جائے گی۔ مجھے تو برسنے سے شرم آتی ہے کیونکہ شدید گرمی کی وجہ سے زمین پر موجود مٹی، پتھر اور تمام اشیاء انتہائی گرم ہیں اور مجھ ایک قطرہ کے برسنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

شعر نمبر ۴ تا ۵۔

کس برتے پہ میں کروں دلیری
میں کون ہوں کیا بساط میری
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہی غم
سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم
کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی
کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی

حوالہ متن: نظم کا نام: بارش کا پہلا قطرہ
شاعر کا نام: اسماعیل میرٹھی

تشریح: ان اشعار میں قطروں کے دلوں میں اٹھنے والے وسوسوں اور ڈر خوف بیان کیا گیا ہے۔ قطرے سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کو کیا دے سکتے ہیں۔ ہمارے خالی ہاتھوں

ے کیا سخاوت ہو سکتی ہے اور پھیکی اور خالی باتوں میں کیا مٹھاس ہو سکتی ہے۔ میں کس بھروسے پر دلیری اور جرات کا مظاہرہ کروں۔ میری کیا بساط اور ہمت ہے اور میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ یہی غم گھٹا میں موجود ہر قطرہ کے دل میں تھا اور سب آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ کالے بادلوں میں ایک کھچڑی سی پک رہی تھی اور بجلی بھی آہستہ آہستہ چمک رہی تھی۔

شعر نمبر ۶ تا ۹۔

اک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور
ہمت کے محیط کا شناور
بولا للکار کر کہ آؤ
میرے پیچھے قدم بڑھاؤ
کر گزرو جو ہو سکے کچھ احسان
ڈالو مردہ زمین میں جان
مل کر جو کرو گے جاں فشانی
میدان پہ پھیر دو گے پانی
یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ
دشوار ہے جی پہ کھیل جانا

حوالہ متن: نظم کا نام: بارش کا پہلا قطرہ
شاعر کا نام: اسماعیل میرٹھی

تشریح: ان اشعار میں کالی گھٹا میں موجود ایک بہادر قطرے کی جرات و بہادری بیان کی گئی ہے۔ وہ قطرہ بہت بہادر اور ہمت والا تھا۔ بڑا سخی، نیک نیت اور فیاض تھا۔ اس کی غیرت جاگ اٹھی تو وہ دوسرے قطروں سے للکار کر بولا کہ ہمت کرو قدم بڑھاؤ اور میرے پیچھے آؤ۔ جو کچھ تم میں ہمت دلیری ہے اسے کر جاؤ اور اگر احسان اور نیکی کرنی ہے تو کر جاؤ۔ مردہ زمین میں جو گرمی کی وجہ سے بے جان ہو گئی ہے اس میں جان ڈالو اسے سیراب کرو۔ باقی قطروں کو ہمت دلا کر وہ قطرہ بارش کا پہلا قطرہ بن کر زمین کی طرف روانہ ہو گیا اس نے ہمت اور دلیری سے اپنی جان پر کھیل کر یہ مشکل راستہ اختیار کیا اگرچہ وہ پہلا قطرہ بالکل بے حیثیت تھا لیکن پھر بھی اس نے بہادری اور دلیری دکھائی اور زمین کی طرف چل پڑا۔

شعر نمبر ۱۰ تا ۱۳۔

دیکھی جرات جو اس سخی کی
دو چار نے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش لگی ہونے موسلا دھار
پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن خیاباں

حوالہ متن: نظم کا نام: بارش پہلا قطرہ
شاعر کا نام: اسماعیل میرٹھی

تشریح: ان اشعار میں شاعر نے کالے بادلوں میں موجود باقی قطروں کا حال بیان کیا ہے کہ جب ایک قطرہ سب کو ہمت دلا کر بادلوں سے نکل کر زمین کی طرف روانہ ہو گیا تو اس کی بہادری، دلیری اور سخاوت دیکھ کر دو چار اور قطروں نے ہمت دکھائی اور اس کے پیچھے چل پڑے پھر ان کی دیکھا دیکھی سارے قطرے بادلوں سے نکل کر قطرہ در قطرہ زمین کی طرف جانے لگے اور قطروں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا جو کہ ایک تار کی طرح تھا اور اس طرح زمین پر موسلا دھار بارش ہونے لگی جس سے جنگل، باغ ندی نالے، پہاڑ، زمین سیراب ہو گئے اور ان کی پیاس بجھ گئی۔

شعر نمبر ۱۴ تا ۱۶۔

تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینہ سے ہوئی نہال خلقت
جرات قطرہ کی کر گئی کام
باقی ہے جہاں میں آج تک نام
اے صاحبو! قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمھاری

حوالہ متن: نظم کا نام: بارش کا پہلا قطرہ
شاعر کا نام: اسماعیل میرٹھی

تشریح: ان اشعار میں شاعر کہتا ہے کہ بارش نہ ہونے سے جو قحط کی صورت پیدا ہو چکی تھی اور مخلوق خدا قحط سے مصیبت میں مبتلا تھی اس موسلا دھار بارش برسنے سے خوش ہو گئی اور اطمینان کا سانس لیا۔ یہ صرف اس بارش کے پہلے قطرے کی جرأت و بہادری تھی جو کام کر گئی اور جس وجہ سے پوری زمین سیراب ہوئی اور اس کی پیاس بجھ گئی۔ آخر میں شاعر اس وقت کے رہنماؤں سے التجا کر رہے ہیں کہ اے قوم کے راہ نماؤ! اپنی قوم کی خبر لو۔ انہیں اتفاق و اتحاد کی تلقین کرو اور انہیں اکٹھا کرو اور انہیں ایک جھنڈے تلے اکٹھا کر کے ہی تم قوم کی کشتی کا پار لگاؤ گے اور قوم کا ہر فرد ایک قطرہ کی مانند ہے اور اپنی قوم کے ان لوگوں کو اکٹھا کرو گے تو نہر بنیں اور ان نہروں میں ہی کشتیاں چلیں گی یعنی قوم کے اتفاق و اتحاد سے ہی مقصد کا حصول ممکن ہو گا۔

سوچیں اور بتائیں

○ آپ کے خیال میں بارش رحمت ہے یا زحمت اور کیوں؟

جواب: بارش ایک رحمت اور نعمت ہے کیونکہ بارش سے فصلیں لہلاتی ہیں اور انسانوں اور جانوروں کو خوراک ملتی ہے۔

○ آپ کے خیال میں بارش ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہے؟

جواب: بارش سے زمین سیراب ہوتی ہے ہمیں ٹیوب ویل سے پانی ملتا ہے۔ دریاؤں میں پانی بہتا ہے جس سے کھیت سیراب ہوتے ہیں۔

CamScanner

اسلامیات

(تمام کیڈٹ کالجز کے سلیبس کے مجموعی طور پر عین مطابق)

CamScanner

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	دعائیں اور احادیث نبوی ﷺ	3
2	ایمانیات و عبادات	4
3	سیرتِ طیبہ	15
4	اَخلاق و آداب	32
5	حسن معاملات و معاشرت	38
6	ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام	45
7	اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	58
8	کیڈٹ کالجز کے سلیبس کے مطابق اضافی عنوانات	62
	1- عقائد اسلام	62
	2- ارکانِ اسلام	63
	3- حضور ﷺ کی ابتدائی زندگی	64
	4- ہجرتِ مدینہ کے واقعات	64
	5- صلح حدیبیہ	65
	6- میثاقِ مدینہ	65
	7- فتح مکہ	67
	8- حجۃ الوداع	68
	9- غزوہ بدر کے اسباب/ غزوہ بدر کے واقعات	68
	10- غزوہ احد	68
	11- غزوہ خندق	69
	12- مکمل نماز بمعہ اردو ترجمہ	69
	13- قرآنِ پاک کی سورۃ الفیل سے سورۃ الناس تک کا ترجمہ	71
9	کثیر الانتخابی سوالات + خالی جگہ پُر کریں (جماعت پنجم سے ماخوذ)	73
10	کثیر الانتخابی سوالات + خالی جگہ پُر کریں (جماعت ششم سے ماخوذ)	84

عزیز طلبا! کیڈٹ کالجز کے ٹیسٹ میں قرآن مجید کے تیسویں پارے کی آخری دس سورتیں عربی رسم الخط میں اعراب کے ساتھ زبانی لکھ کر اردو ترجمہ لکھنا شامل ہے صبح سویرے نماز کے بعد باوضو ہو کر قرآنِ مجید سے زبانی یاد کر لیں۔

CamScanner

باب اوّل

دعائیں اور احادیث نبوی ﷺ

(الف) دعائیں

مشق

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:**

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ o (سورۃ القصص 24)

ترجمہ: اے میرے ربّ! (واقعی) میں اس خیر (وبرکت) کا جو تو نے میری طرف اتاری ہے محتاج ہوں۔

2- حضرت نوح علیہ السلام کی دعا بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:**

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا o (سورۃ نوح 28)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوا اور (سب) مومن مردوں اور (سب) مومن عورتوں کو بھی اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔

3- کلماتِ طیّبات (مسنون کلمات) بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: **کلماتِ طیّبات (مسنون کلمات)**

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ (مسند احمد:5463)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تعریف اسی کی ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے عظمت والا ہے۔''

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ (سنن ترمذی:3524)

ترجمہ: ''اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔''

☆.....☆.....☆.....☆

(ب) حدیث نبوی ﷺ

مشق

1- مختصر جواب دیں۔

(i) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی کوئی ایک فضیلت بیان کریں۔

جواب: قَالَ اللّٰهُ: اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (صحیح بخاری:5253)

(ii) علم حاصل کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: مَنْ سَلَكَ طَرِیقًا یَطْلُبُ فِیهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: جو شخص کسی راستے میں حصول علم کی خاطر چلا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلائے گا۔ (سنن ابی داؤد: 3641، بحار الانوار، ج 1)

(iii) منافق کی تین نشانیاں کون کون سی ہیں؟

جواب: اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح بخاری:33، بحار الانوار، ج:74، ص:46)

(iv) اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (صحیح مسلم:2699، الکافی، ج 4، ص 26)

(v) بہادر شخص کون ہے؟

جواب: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ: بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (صحیح بخاری:6114، بحار الانوار، ج 71، الوافی، ج 5)

-2 خالی جگہ پُر کریں۔

(i) جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور امانت میں <u>خیانت کرنا</u> منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

(ii) بے شک دینِ اسلام بہت <u>آسان</u> ہے۔

(iii) دینے والا ہاتھ، لینے والے ہاتھ سے <u>بہتر</u> ہے۔

(iv) اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے <u>بھائی</u> کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

-3 درج ذیل احادیث کا ترجمہ لکھیں۔

(i) **قَالَ اللّٰهُ: اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ**

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(ii) **اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ**

کہ باہم مل کر اسلام کو ختم کیا جائے۔ ان میں وہ یہود قبائل بھی شامل تھے جنھیں غزوات میں شکست کے بعد مدینہ منورہ سے جلاوطن کیا گیا تھا اور وہ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔

مسلمانوں کے مدینہ منورہ میں آباد ہونے سے کفار مکہ کی شام کے ساتھ تجارت کو خطرات لاحق ہوگئے تھے کیوں کہ شام کا راستہ مدینہ منورہ سے گزرتا تھا، بعد میں مسلمانوں نے نجد اور دومۃ الجندل کو قبضے میں کرلیا تو ان کی عراق کے ساتھ تجارت کو بھی خطرات لاحق ہوگئے۔ جب انھیں اپنی تجارت ختم ہوتی نظر آئی تو انھوں نے مسلمانوں کے خلاف اردگرد کے قبائل کو جمع کرلیا۔ یہ معاملات جنگ خندق کا باعث بنے۔

(iv) غزوۂ خندق میں مسلمان مجاہدین کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوہ خندق میں مسلمان مجاہدین کی تعداد تین ہزار تھی۔

(v) غزوۂ خندق کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: **غزوۂ خندق کے نتائج:**

غزوۂ خندق میں چھے مسلمان شہید ہوئے، جب کہ کافروں کے آٹھ سے زیادہ افراد قتل ہوئے۔ مالی نقصان بہت زیادہ تھا۔ یہ مسلمانوں کی شان دار فتح تھی، جس میں خندق کھودنے کی تدبیر بہت کام آئی۔ مشرکین اس جنگ کے اثرات سے کبھی باہر نہ نکل سکے اور دوبارہ کبھی مسلمانوں پر حملہ کرنے کے قابل نہ ہوئے۔ آخر کار سرزمین عرب سے ان کا خاتمہ ہوگیا۔

☆......☆......☆......☆

(3) غزوۂ قُریظہ
مشق کا حل

1- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) غزوۂ بنوقُریظہ کے اسباب، واقعات اور نتائج تحریر کریں۔

جواب: **اسباب:**

غزوۂ خندق کے دوران میں مشرکین و یہود نے بنی قریظہ سے رابطہ کیا اور مسلمانوں کو قتل کرنے کی ترغیب دی۔ یہودیوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کر رکھا تھا اس لیے مسلمانوں نے ان کی طرف سے بے فکری اختیار کی ہوئی تھی، لیکن بنوقریظہ کے یہودیوں نے غزوۂ خندق کے موقع پر مسلمانوں کو دھوکا دیا اور نو سو (900) افراد مسلمانوں پر حملہ کے لیے تیار ہوگئے۔

بنوقریظہ کی یہ بدعہدی اور میثاق مدینہ سے انحراف غزوۂ بنوقریظہ کا اہم ترین سبب تھا۔ بنوقریظہ نے اس وقت مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپا تھا، جب انہیں بنوقریظہ کے تعاون اور مدد کی سخت ضرورت تھی۔ غزوۂ بنوقریظہ پانچ ہجری میں پیش آیا۔

واقعات:

نبی کریم ﷺ جب غزوۂ خندق سے واپس گھر تشریف لائے تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں، مگر فرشتوں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت بنوقریظہ کا رخ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب اور قلعوں میں زلزلہ برپا کردے گا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم جاری فرمایا کہ تمام لوگ عصر کی نماز بنوقریظہ میں جاکر پڑھیں۔ تین ہزار (3000) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بنوقریظہ کے علاقے میں پہنچے اور ان کے قلعوں کو گھیرے میں لے لیا۔ بنوقریظہ کا محاصرہ پچیس (25) دن تک جاری رہا۔

ایک دن یہودیوں کے سردار کعب بن اسد نے قلعے کے اندر اپنے بڑے بڑے کمانڈروں اور خاص آدمیوں کو بلوایا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: میرے سامنے تین تجاویز ہیں، انھیں غور سے سنو:

1- اسلام قبول کرلو اور محمد ﷺ کے دین میں داخل ہو کر جان و مال اور بال بچوں کو محفوظ کرلو۔ تمھیں خوب معلوم ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ ان کا تذکرہ تمھاری اپنی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

2- اپنے بیوی بچوں کو قتل کرکے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو، پھر فتح پالو یا سب مارے جاؤ۔

3- ہفتے کے روز دھوکے سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو، کیوں کہ انھیں یقین ہوگا کہ آج کے دن یہود حملہ نہیں کریں گے۔

یہودیوں نے کعب بن اسد کی یہ تمام تجاویز مسترد کردیں اور ان میں سے کوئی بات قبول نہ کی۔

اب بنوقریظہ کے پاس ایک ہی راستہ تھا کہ وہ مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں، چناں چہ انھوں نے ہتھیار ڈال دیے اور ان کے مردوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

بنوقریظہ کے لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ نرمی اور بھلائی کا سلوک کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا خیال ہے کہ اگر تمھارا ہی کوئی دوست تمھارے بارے میں فیصلہ کردے۔ کہنے لگے: یہ تو بہت اچھی بات ہوگی۔ بنوقریظہ قدیم زمانے سے قبیلہ اوس کے دوست چلے آرہے تھے۔ پھر یہودیوں کی خواہش پر قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیصلے کا اختیار سونپا گیا۔ یہودی جانتے تھے کہ وہ بدعہدی اور غداری کرکے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کرچکے ہیں، اس کی تلافی ممکن نہیں۔ اس کے باوجود انھیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پرانے تعلق کی بنا پر معافی کی امید تھی۔

غزوۂ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو میں تیر

CamScanner

بروز جمعہ سات سو مسلمان سپاہی لے کر مدینہ سے نکلے اور جبل احد کے دامن میں ڈیرہ ڈالا۔ پچاس تیر اندازوں کو حضرت عبداللہ جبیر کی کمان میں پہاڑ کے درے پر متعین کر دیا کہ کچھ بھی ہو وہاں سے ہٹنا نہیں۔ آمنا سامنا ہوا کفار کے بڑے بڑے جنگ آزما سردار باری باری میدان کارزار میں نکلتے اور قتل ہوتے گئے۔ جب بائیس سردار مارے گئے تو عام مڈھ بھیڑ شروع ہو گئی۔ صحابہؓ اس قدر بے جگری سے لڑے کہ کفار کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ بھاگ نکلے۔ مسلمانوں نے فتح کا نقشہ دیکھ کر مال غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔ پہاڑی دستہ بھی مالِ غنیمت کے لیے اپنا مورچہ چھوڑ آیا۔ خالد بن ولید نے (جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے) موقعہ پا کر کفار کے کچھ بھاگتے ہوئے سپاہی جمع کیے اور پہاڑی درے کی طرف سے مسلمانوں پر پیچھے سے زبردست حملہ کر دیا اور مسلمانوں کا بہت نقصان کیا۔ مسلمانوں میں بھگدڑ پڑ گئی۔ چند جاں نثار حضور ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر لڑتے رہے افواہ پھیلا دی گئی کہ حضور ﷺ شہید ہو گئے۔ مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے۔ ستر صحابہؓ شہید ہوئے جن میں حضور ﷺ کے پیارے چچا حمزہؓ بھی تھے۔ کفار کے بیس آدمی مارے گئے۔ یہ سارا خمیازہ پہاڑی درہ کو چھوڑ کر حضور ﷺ کے ارشاد کی خلاف ورزی کا تھا۔ اس غزوہ میں حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔

11- غزوہ خندق

غزوہ خندق (غزوہ احزاب) ذی قعدہ 5 ہجری کو مدینہ کے اندر رہ کر لڑی گئی غزوہ احزاب اس لیے کہا گیا کہ عرب کے بہت سے قبیلے کفار کے ہمراہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے عربی میں حزب گروہ یا قبیلے کو کہتے ہیں احزاب اس کی جمع ہے۔

اسباب:

جن یہودیوں نے جنگ احد میں مسلمانوں کے خلاف سازش کی تھی انہوں نے اپنے بغض کی وجہ سے باہر کے قبائل کو جا جا کر مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور جنگ پر اکسایا۔ دوسرے یہ کہ جنگ احد میں چند مسلمانوں کی غلطی سے جنگ کا پانسہ جب کفار کے حق میں جھک گیا تو ان کو یہ امید لگ گئی کہ بھرپور حملہ کر کے ہم مسلمانوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پھر تیاری شروع کر دی اور پوری طاقت کے ساتھ حملہ آور ہو گئے۔

واقعات:

۱۔ کفار جب دس ہزار کے قریب فوج لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو حضور ﷺ کو بھی خبر لگی۔ صحابہؓ سے مشورہ فرمایا اور شہر میں ہی رہ کر جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔

۲۔ شہر کے گرد خندق کھودی گئی کھدائی کے کام میں حضور ﷺ خود بھی بنفس نفیس شریک رہے۔

۳۔ کفار نے محاصرہ کیا اور تیر برسانے لگے جب کئی دنوں تک مدینہ فتح نہ ہوا تو عمر بن عبدود سواروں کا ایک دستہ لے کر ایک جگہ سے جہاں چوڑائی کچھ کم تھی خندق پار کر کے شہر کے اندر آ گیا۔ حضرت علیؓ شیر خدا نے اس کو قتل کر ڈالا اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ ایک شخص خندق کے اندر گر گیا اسے بھی شیر خدا نے خندق میں اتر کر جہنم واصل کیا۔

۴۔ اس کے بعد کسی کو خندق عبور کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ محاصرہ طول کھینچ گیا کفار کی فوجیں بددل ہو گئیں۔ راشن ختم ہو گیا۔ سردی شروع ہو گئی تیز و تند ہواؤں نے کفار کا ناک میں دم کر دیا۔ آگ جلانا کھانا پکانا مشکل ہو گیا بلکہ خیمے ڈیرے اکھڑ گئے۔

۵۔ ایک روز اتنی تیز آندھی چلی کہ قناتیں اُڑ گئیں جانور بھوکوں مرنے لگے۔ چنانچہ ان مصائب سے عاجز آ کر کفار نے محاصرہ چھوڑ دیا اور ناکام واپس چلے گئے۔

12- مکمل نماز بمعہ اردو ترجمہ

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ (اے اللہ تو بے عیب ہے) وَبِحَمْدِكَ (اور تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں) وَتَبَارَكَ اسْمُكَ (اور تیرا نام برکت والا ہے) وَتَعَالٰى جَدُّكَ (اور تیری شان بڑی ہے) وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ (اور تیرے سوا کسی اور عبادت نہیں کی جا سکتی)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، شیطان مردود سے)۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (قیامت کے دن کا مالک ہے)، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھا راستہ دیکھا)، صِرَاطَ الَّذِيْنَ (ان لوگوں کا راستہ) اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (جن پر تو نے انعام کیا)، غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ (نہ کہ ان کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا)، وَلَا الضَّآلِّيْنَ (اور نا ان کا جو گمراہ ہو گئے ہیں)۔ اٰمِيْنَ۔ (اے اللہ ایسا ہی کر)

قُلْ (کہو) هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہ اللہ ایک ہے) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (اللہ بے نیاز ہے) لَمْ يَلِدْ (نہ وہ کسی کا باپ ہے) وَلَمْ يُوْلَدْ (اور نہ کسی کا بیٹا ہے) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (اور کوئی بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں)۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ (بے عیب ہے میرا رب عظمت والا)

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ (اللہ نے سن لی، اس کی بات جس نے اس کی تعریف کی)

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ (اے ہمارے رب! ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)

boycott against Muslims in Shib-e-Abi Talib?

a) No inter-marriages were allowed

b) No one could buy or sell food to them

c) They were completely cut off from all communication

d) They were denied access to water resources

14. After the banishment, who was the Prophet's (ﷺ) protector and supporter in Makkah?

a) Abu Bakr(رضی) b) Umar(رضی)

c) Abu Talib(رضی) d) Uthman(رضی)

15. The Shib-e-Abi Talib was a narrow valley near which important landmark?

a) Mount Hira

b) Mount Safa

c) The Kaaba

d) The Well of Zamzam

16. What was the primary consequence of the suffering in Shib-e-Abi Talib on the Prophet's (ﷺ) household?

a) It strengthened their faith in Islam

b) It weakened their will to spread Islam

c) It forced them to migrate to Abyssinia

d) It led to a split within the Muslim community

17. The end of the banishment in Shib-e-Abi Talib is often associated with a particular event of mercy and divine intervention. What was it?

a) The emergence of a miraculous spring

b) The destruction of the parchment by termites

c) The voluntary retraction of the boycott by the Quraysh

d) The conversion of prominent leaders of the boycott

Answer:

1.	C	2.	C	3.	B	4.	B	5.	C
6.	D	7.	B	8.	B	9.	B	10.	B
11.	C	12.	B	13.	D	14.	C	15.	C
16.	A	17.	B						

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

UNIT - 30

The Pledge of Aqaba and the Incident of the Miraj

1. The primary purpose of the First Pledge of al-Aqaba was to:

A) Invite the Prophet Muhammad (ﷺ) to migrate to Madinah.

B) Secure the safety of the Prophet Muhammad (ﷺ) from Makkans.

C) Ask the Prophet Muhammad (ﷺ) to lead the Madinah community.

D) Confirm the people of Madinah's faith in the One God.

2. Which year, after the first revelation, did the First Pledge of al-Aqaba take place?

A) 10th year after Bi'thah

B) 12th year after Bi'thah

C) 15th year after Bi'thah

D) 11th year after Bi'thah

3. Following the First Pledge of al-Aqaba, whom did the Prophet Muhammad (ﷺ) send to Madinah to teach the people more about Islam?

A) Ali bin Abi Talib(رضی)

B) Abu Bakar(رضی)

C) Mus'ab bin Umair(رضی)

D) Umar ibn al-Khattab(رضی)

4. At the First Pledge of al-Aqaba, how many people from Madinah swore allegiance?

A) Twelve B) Fifteen

C) Seventy-Five D) Seven

5. The Second Pledge of al-Aqaba was significant because it marked the invitation for the Prophet Muhammad (ﷺ) to:

A) Lead the Makkans in prayer.

B) Participate in the Hajj pilgrimage.

CS CamScanner

Contents

Chapter 1: Ahadees (احادیث) 3

Chapter 2: Faith & Adoration (عبادات اور ایمانیات) 3

Chapter 3: Seerat-e-Tayaba The Life of the Holy Prophet (ﷺ) 6

Chapter 4: Ethics and Manners....................11

Chapter 5: Courtesy and Social Interaction....................12

Chapter 6: Famous Islamic Personalities 12

Chapter 7: MCQs based on the Text Book of Islamic Studies Class 6th 19

Chapter 8: MCQs based on the Text Book of Islamic Studies for Class 5th 23

Chapter 9: MCQs based on the Text Book of Islamic Studies for Middle Classes 32

Islamic Studies General Knowledge....................42

CamScanner

MCQs based on Text Book Islamic Studies

Class 7th

Chapter 1: Ahadees (احادیث)

Chapter 2: Faith & Adoration (عبادات اور ایمانیات)

1. **The symptoms of an infidel (Munafiq) hypocrite are:**
   a. He tells a lie, does not fulfill his promise and gets interest.
   b. He tells a lie, does not fulfill his promise and does cruelty.
   c. He tells a lie, does not fulfill his promise and does treachery.

2. **A brave man is one, who:**
   a. Knocks down his opponent.
   b. Controls his rages (anger).
   c. Forgives others.

3. **Allah keeps helping a person till:**
   a. He says his prayers.
   b. He keeps fast.
   c. He keeps helping his brothern.

4. **The first messenger of Allah was:**
   a. Hazrat Adam عليه السلام
   b. Hazrat Ibrahim عليه السلام
   c. Hazrat Musa عليه السلام

5. **The battle of YUmamah was fought in between:**
   a. Hazrat Ali رضی اللہ عنہ and Musaylima Al-Kadhab.
   b. Hazrat Umar رضی اللہ عنہ and Musaylima Al-Kadhab.
   c. Hazrat Abu Bakr رضی اللہ عنہ and Musaylima Al-Kadhab.

6. **In the Battle of YUmamah:**
   a. 1200 Muslims were martyred.
   b. 1800 Muslims were martyred.
   c. 2800 Muslims were martyred.

7. **In the Battle of YUmamah:**
   a. 41000 persons were killed from Musaylima Al-Kadhab's side.
   b. 21000 persons were killed from Musaylima Al-Kadhab's side.
   c. 15000 persons were killed from Musaylima Al-Kadhab's side.

8. **In the battle of YUmamah:**
   a. 700 Muslims, that were Hafiz, martyred.
   b. 900 Muslims, that were Hafiz, martyred.
   c. 1200 Muslims, that were Hafiz, martyred.

9. **The number of the Muslim martyrs in the battles fought in the life of Hazrat Muhammad (ﷺ) was:**
   a. 1800
   b. 1600
   c. 259

10. **The leader of all the angels:**
    a. Hazrat Mikaeel عليه السلام.
    b. Hazrat Jibril عليه السلام.
    c. Hazrat Azrael عليه السلام.

11. **He is assigned with the duty to provide rain and food:**
    a. Hazrat Mikaeel عليه السلام.
    b. Hazrat Jibril عليه السلام.
    c. Hazrat Azrael عليه السلام.

12. **He brought the message of Allah to:**
    a. Hazrat Mikaeel عليه السلام.
    b. Hazrat Jibril عليه السلام.
    c. H Azrael عليه السلام.

13. **He is assigned with the duty to capture the soul of the living things.**
    a. Hazrat Mikaeel عليه السلام.
    b. Hazrat Jibril عليه السلام.
    c. H Azrael عليه السلام.

CamScanner

14. **His duty is to blow the trumpet (صور) on the Day of Judgement.**
   a. Hazrat Israfil ؑ.
   b. Hazrat Jibril ؑ.
   c. Hazrat Mikaeel ؑ.

15. **The angel who is overseer (Darogha) of the hell is:**
   a. Rizwan
   b. Harut
   c. Maalik

16. **The angel who is the overseer (darogha) of the heaven.**
   a. Rizwan
   b. Harut
   c. Malik

17. **The angels who were handed on the soil of Babul:**
   a. Harut and Rizwan
   b. Marut and Rizwan
   c. Harut and Marut

18. **The angels were created by Allah from:**
   a. Water
   b. Fire
   c. Light

19. **After the death of a person, these angels appear and ask questions from the died person:**
   a. Karaman Katabeen
   b. Nakirain (Munkar-Nakir)
   c. Harut and Marut

20. **These angels keep the record of deeds (اعمال) of a person.**
   a. Munkar Nakir
   b. Rizwan and Malik
   c. Kiram Katibin.

21. **The Taurat (Taura) was revealed upon:**
   a. Hazrat Dawud ؑ.
   b. Hazrat Isa ؑ.
   c. Hazrat Musa ؑ

22. **TheAnjeel (Bible) was revealed upon**
   a. Hazrat Dawud ؑ.
   b. Hazrat Isa ؑ.
   c. Hazrat Musa ؑ

23. **The Zabur was revealed upon:**
   a. Hazrat Dawud ؑ.
   b. Hazrat Isa ؑ.
   c. Hazrat Musa ؑ

24. **The Holy Quran was revealed upon:**
   a. Hazrat Muhammad (ﷺ)
   b. Hazrat Isa ؑ.
   c. Hazrat Adam ؑ.

25. **Number of Surah (Surats) of the Holy Quran are:**
   a. 104
   b. 106
   c. 114

26. **Number of verses (Ayaat) of the Holy Quran are:**
   a. 6236
   b. 5236
   c. 4236

27. **The first revealed Surah (Surat) was:**
   a. Surah Al-Alaq
   b. Surah An-Nas
   c. Surah-Al-Kawthar

28. **While reciting the Holy Quran first surah (Surat) is:**
   a. Surah Al-Alaq
   b. Surah Fatiha
   c. Surah-Al-Kawthar

29. **The longest Surah (Surat) of the Holy Quran is:**
   a. Surah Al-Alaq
   b. Surah Fatiha
   c. Surah-Baqra

30. **The last Surah (Surat) in the Holy Quran is:**
   a. Surah Al-Alaq
   b. Surah An-Nas
   c. Surah Al-Kawthar (Al-Kausar)

31. **The shortest Surah (Surat) of the Holy Quran is:**
   a. Surah Al-Alaq
   b. Surah An-Nas

CamScanner

c. Surah Al-Kawthar

32. Which Surah (Surat) is called the heart of the Holy Quran:
a. Surah (Surat) Al-Falaq
b. Surah (Surat) Yaseen
c. Surah (Surat) Fatiha

33. The fasts are Farz (Divine Command) for the Muslims in the month of:
a. Muharram
b. Ramazan
c. Shawwal

34. Fast is kept by the Muslims:
a. Till the call (Azan) of Asar
b. Till the call (Azan) of Zuhar
c. Till the call (Azan) of Maghrib.

35. The reward of a virtue is increased by Allah in Ramazan.
a. Twenty times
b. Seventy Times
c. Ninety Times

36. The prayers of Taraweeh is offered in:
a. Shawwal
b. Ramazan
c. Muharram

37. Shab-e-Qadr is one of the night:
a. During the last ten odd nights of Ramazan.
b. During the last ten even nights of Ramazan.
c. During the last ten even nights of Shawwal.

38. The Holy Quran says:
a. Shab-e-Qadr is better than 200 other months.
b. Shab-e-Qadr is better than 1000 other months.
c. Shab-e-Qadr is better than 500 other months.

39. Itikaf (Sitting in the mosques for prayers and meditation) is observed:
a. Ramazan for the last 10 days.
b. Ramazan for the last 20 days.
c. Ramazan for the first 10 days.

40. Taraweeh prayers is offered after:
a. Maghrib prayer
b. Isha prayer
c. Zuhr prayer

41. The Holy Prophet Muhammad (ﷺ) said "The person who attends the funeral prayers (Janaza) will get a reward (ajr) of_____:
a. 2 Qirats
b. 5 Qirats
c. 1 Qirats

42. The Holy Prophet (ﷺ) said, "The person who attended the burial congregation (Tajheez-o-Takfeen) of a Muslim will get a reward of _____.
a. 2 Qirat
b. 4 Qirat
c. 10 Qirat

43. The prayers offered at the time of Solar Eclipse is called:
a. Kusoof Prayers
b. Kushoof Prayers
c. Istisqa Prayers

44. The Prayers offered at the time of Lunar Eclipse is called:
a. Kusoof Prayers
b. Kashoof Prayers
c. Istisqa Prayers

45. Ishraq is:
a. Farz Prayer that is offered half hour after sun rise.
b. Nafl Prayer that is offered half hour after sun rise.
c. Nafl Prayer that is offered six hours after sun rise.

46. Tahajjad is Nafl prayers:
a. Offered after 9 am to 11 am.
b. Last part of the night (3:00 am)
c. After Zohr Prayer

47. Chasht prayers are offered
a. Offered after 9 am to 11 am.
b. Last part of the night (3:00 am)
c. After Zohr Prayer

Ans:

CamScanner

48. Rakats during Tahajjad prayers:
- a. Two
- b. Two, four or eight
- c. Twenty

49. Rakats during Chasht prayer:
- a. Two to twelve
- b. Twenty
- c. Sixteen

50. Awabin prayers are offered:
- a. 6 Rakats after Isha prayer.
- b. 6 Rakats after Maghrib prayer.
- c. 6 Rakats after Asar prayer.

51. The Holy Prophet Hazrat Muhammad (ﷺ) said "The person offering 6 Rakats after Maghrib (Awwabin) prayers, will be granted Reward of:
- a. Prayers for 6 years.
- b. Prayers for 4 years.
- c. Prayers for 12 years.

52. Prayer Tahiyatul Wudu (Ablution) is:
- a. 4 Rakat after Asar
- b. 4 Rakat before Asar
- c. 2 Rakat after Wuzu (Ablution)

53. The Prayer Tahiyatul Masjid is:
- a. 2 Rakat after entering in mosque
- b. 4 Rakat after entering in mosque
- c. 4 Rakat after entering in house.

54. Istisqa prayer is offered:
- a. For rain, 2 Rakats
- b. For rain 4 Rakats
- c. For rain 6 Rakats

55. It is better to pray Allah while sitting, facing:
- a. Towards West
- b. Towards East
- c. Towards North
- d. Towards Ka'aba

56. Meaning of pray (Dua) are:
- a. To tell
- b. To call
- c. To Pay

57. It is an equipment/tool for a Muslim
- a. Popularity
- b. Pray
- c. Wealth
- d. Beauty

Answers Sheet:

1.	c	2.	b	3.	c	4.	a	5.	c
6.	a	7.	b	8.	a	9.	c	10.	b
11.	a	12.	b	13.	c	14.	a	15.	c
16.	a	17.	c	18.	c	19.	b	20.	c
21.	c	22.	b	23.	a	24.	a	25.	c
26.	a	27.	a	28.	b	29.	c	30.	b
31.	c	32.	b	33.	b	34.	c	35.	b
36.	b	37.	a	38.	b	39.	a	40.	b
41.	c	42.	a	43.	a	44.	b	45.	b
46.	b	47.	a	48.	b	49.	a	50.	b
51.	c	52.	c	53.	a	54.	a	55.	d
56.	b	57.	b						

Chapter 3: Seerat-e-Tayaba The Life of the Holy Prophet (ﷺ)

1. Abdullah Bin Obi (Ibn Ubayy):
- a. Belong to Banu Qairqa anMuslim
- b. Belonged to Banu Khazraj and was a Munafiq (Hypocrite)
- c. Belong to Banu Nuzair and was a Munafiq (Hypocrite)
- d. None of these

2. Three tribes of Jews living in Madinah at the time of migration of the Holy Prophet (ﷺ) were:
- a. Banu Nuzair (An-Nadhir), Banu Qaynuqa and Banu Umia.
- b. Banu Nuzair, Banu Qaynuqa and Banu Hudail
- c. Banu Nuzair, Banu Qaynuqa and Banu Qurayza.
- d. None of these

3. Meesaq-e-Madinah (Madinah Treaty) was declared between:
- a. The Muslims and Kafars.

CS CamScanner